THE
SENATE OF PAKISTAN
DEBATES

OFFICIAL REPORT

Thursday the November 27, 2025
(356th Session)
Volume XII, No.01
(Nos. 01-05)

Printed and Published by the Senate Secretariat, Islamabad

Volume XII	SP.XII (01)/2025
No.01	04

Contents

1. Recitation from the Holy Quran 1
2. Panel of Presiding Officers 2
3. FATEHA 2
4. Questions and Answers 2
5. Leave of Absence 46
6. Point raised by Senator Faisal Javed regarding denial of permission to meet with founder of the PTI 48
   - Senator Muhammad Tallal Badar, MOS for Interior and Narcotics Control 50
7. Motion under Rule 263 moved for dispensation of Rules 55
8. Consideration and passage of [The Domestic Violence (Prevention and Protection) Bill, 2025] 56
   - Senator Sherry Rehman 57
   - Senator Azam Nazeer Tarar 58
9. Calling Attention Notice by Senator Jan Muhammad regarding the blocking of bank accounts of sitting and former Parliamentarians (MNA's, Senators and MPA's) by the commercial banks on the direction of the State Bank of Pakistan 59
   - Senator Muhammad Aurangzeb, Minister for Finance 60

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Thursday, the November 27, 2025

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad at four in the evening with Mr. Chairman (Syed Yousaf Raza Gilani) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

ٱلرَّحۡمَٰنُ ۝١ عَلَّمَ ٱلۡقُرۡءَانَ ۝٢ خَلَقَ ٱلۡإِنسَٰنَ ۝٣ عَلَّمَهُ ٱلۡبَيَانَ ۝٤ ٱلشَّمۡسُ وَٱلۡقَمَرُ
بِحُسۡبَانٖ ۝٥ وَٱلنَّجۡمُ وَٱلشَّجَرُ يَسۡجُدَانِ ۝٦ وَٱلسَّمَآءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ ٱلۡمِيزَانَ ۝٧ أَلَّا
تَطۡغَوۡاْ فِي ٱلۡمِيزَانِ ۝٨ وَأَقِيمُواْ ٱلۡوَزۡنَ بِٱلۡقِسۡطِ وَلَا تُخۡسِرُواْ ٱلۡمِيزَانَ ۝٩ وَٱلۡأَرۡضَ
وَضَعَهَا لِلۡأَنَامِ ۝١٠ فِيهَا فَٰكِهَةٞ وَٱلنَّخۡلُ ذَاتُ ٱلۡأَكۡمَامِ ۝١١ وَٱلۡحَبُّ ذُو
ٱلۡعَصۡفِ وَٱلرَّيۡحَانُ ۝١٢ فَبِأَيِّ ءَالَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝١٣

ترجمہ: بڑا رحمت والا ہے (اللہ)۔ اُسی نے قرآن سکھایا۔ اُسی نے انسان کو پیدا کیا۔ اُسی نے اسے بولنا اور بات کرنا سکھایا۔ سورج اور چاند مقرر حساب کے ساتھ چل رہے ہیں۔ ستارے اور درخت سب اُس کے آگے سجدہ ریز ہیں۔ اُسی نے آسمان کو بلند کیا اور انصاف کا نظام قائم کیا۔ تاکہ تم تول میں زیادتی نہ کرو۔ اور انصاف کے ساتھ ٹھیک تول قائم کرو اور وزن میں کمی نہ کرو اور زمین کو اُس نے مخلوقات کے لیے بچھا دیا۔ اس میں طرح طرح کے میوے ہیں اور خوشوں والی کھجوریں اور کھیتی ہے جس کا بھوسا ہے اور خوشبودار پودے ہیں۔ پھر تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔

سورۃ الرحمٰن (آیات ۱ تا ۱۳)

جناب چیئرمین: .Panel of Chairmen سب سے پہلے یہ announce کرنا ہے۔

Panel of Presiding Officers

Mr. Chairman: In pursuance of Rule 14(1) of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012 I nominate the following members in order of precedence to form the panel of presiding officers for the 356th session of the Senate of Pakistan:

1. Senator Shahadat Awan *Sahib*,
2. Senator Umer Farooq *Sahib*,
3. Senator Dr. Afnan Ullah Khan *Sahib*.

Now leave of absence. OK. Question Hour.

(مداخلت)

جناب چیئرمین: جی sure کون کرائے گا۔ جی سینیٹر شہادت اعوان صاحب۔

FATEHA

سینیٹر شہادت اعوان: (عربی)۔۔۔اے اللہ تعالیٰ لعل بخش بھٹو صاحب اور ہمارے سیکریٹری صاحب کی والدہ صاحبہ جو فوت ہو گئی ہیں، ان کو جنت الفردوس میں مقام عطافرما۔ ان کے لواحقین کو صبر کی توفیق عطافرما۔ (عربی)۔

(اس موقع پر ایوان میں فاتحہ پڑھی گئی)

Questions and Answers

Mr. Chairman: Now question hour.

(مداخلت)

جناب چیئرمین: Question hour سے پہلے نہیں ہوگا۔ No Point of Order before question hour.

(مداخلت)

جناب چیئرمین: جی، اس کے بعد۔ یہ آپ کا question آ رہا ہے۔ Question No. 11. سینیٹر محمد اسلم ابڑو۔ On his behalf anybody wants to ask a question. سینیٹر ڈاکٹر زرقا سہروردی۔ Any questions? سینیٹر فوزیہ ارشد! یہ آپ کا ہی سوال ہے۔ Question No.09 سینیٹر فوزیہ ارشد۔ موجود نہیں ہیں۔ سینیٹر محمد عبدالقادر۔ جی پلیز! ask a question.

(مداخلت)

جناب چیئرمین: آپ اُن کو question کرنے دیں۔ آپ تو پرانے parliamentarian ہیں۔ سینیٹر فوزیہ ارشد! آپ question No.07 سے start کریں۔

سینیٹر فوزیہ ارشد: جناب! can I take five minutes کیونکہ میں نے ابھی پڑھا نہیں ہے۔ Can I just take five more minutes to through it, I'm a bit late.

جناب چیئرمین: OK میں پھر یہ end میں لوں گا۔

سینیٹر فوزیہ ارشد: جی ٹھیک ہے۔

جناب چیئرمین: Question No.10 سینیٹر محمد عبدالقادر۔ موجود نہیں ہیں۔ سینیٹر جان محمد۔ Question No.12.

(مداخلت)

(Def.) Question No. 12 **Senator Jan Muhammad:** *Will the Minister for Energy (Power Division) be pleased to state:*

(a) the details of the electricity import agreement under which electricity is being imported from Iran from the Makran Division indicating also the electricity supply limits and applicable tariff;

(b) the electricity demand (Megawatts) of Makran Division indicating also the actual megawatts of electricity received and shortfall against that demand during the last three months; and

(c) whether there is any proposal under consideration of the Government to connect Makran Division with the

National Grid, if so, the details thereof indicating also its current status, impact, capacity and proposed time line by which it will be completed?

Sardar Awais Ahmad Khan Leghari: (a) The Contract Agreement for import of electricity was signed between Pakistan and Iran on 06-11-2002 with its subsequent 10th amendment initiated on 27-12-2024. Article 2.3 of 10th amendment states that the maximum power demand shall be 204 MW through 04 interconnection lines (as detailed below) with a condition that the buyer shall take or pay 30 million kWh electricity per month.

1	Polan	Jivani	100 MW
2	Peshin	Mand	100 MW
3	Mirjaveh	Taftan	2 MW
4	Jalgh	Mashkail	2 MW

As per Contract Agreement, the tariff for supply of electricity through all interconnection lines shall be determined based on the following formula:

$$R=3.2+0.075*P$$

R = Electricity Energy Price Payable in US Cents per each kWh

3.2 = Fixed portion of delivered electricity cost

P = Monthly average price of barrel of Organization of Petroleum Exporting Countries (OPEC) basket of crude oil in US Dollars 60.00 ≤ P ≤ 110.00 which is derived from OPEC website www.opec.org

(b)

Name of Common Distribution Point (CDP)	Demand MW	May 2025		June 2025		July 2025	
		Received	Short Fall	Received	Short Fall	Received	Short Fall
Peshin/ Mand	180 to 200	23.0	157	41.0	159	47	153
Polan/ Jiwani		20.0	160	20.6	179.4	25	147.2

(c) It is clarified that Makran region has already been connected with National Grid under the Project "Interconnection of Isolated Makran / Gwadar area with National Grid System (having approximate capacity of 80 MW)", which has been completed in June 2023 at the cost of Rs. 12.157 million.

Resultantly, in addition to the four sources mentioned in part (a), Makran division also has National Grid as 5th source.

جناب چیئرمین: دیکھیں جی، پھر Question hour کا time میں point of order پر نہیں دے سکتا۔ کیوں دے دیں Question hour کون کرے گا۔ شکریہ۔ سوال نمبر۔12 جی، سینیٹر جان محمد صاحب۔

سینیٹر جان محمد: جناب چیئرمین! میں نے پوچھا تھا کہ جو ایران سے بجلی آ رہی ہے اُس کا tariff جس کا جواب بالکل نہیں دیا گیا ہے۔ اب مجھے یہ پتا کرنا ہے کہ ہم ایران سے کس قیمت پر بجلی لے رہے ہیں اور اسی بجلی کو جو مکران اور دوسرے بلوچستان کے علاقے میں دے رہے ہیں اس کے لیے ہم نے کیا tariff رکھا ہے؟

Mr. Chairman: Minister Incharge.

ڈاکٹر طارق فضل چوہدری: (وزیر برائے پارلیمانی امور) بہت شکریہ، جناب چیئرمین! جو فاضل ممبر نے سوال کیا ہے اس میں بنیادی طور پر انہوں نے پوچھا یہ ہے کہ جو electricity import کا agreement ایران کے ساتھ ہوا ہے Makran Division کے through جو بجلی آ رہی ہے اس کا tariff کیا ہے۔ ہم نے اس کی ساری detail دے دی ہے کتنی بجلی کی supply maximum ہے وہ Peshin, Mand, Mirjaveh, Taftan اس کے علاوہ ایک اور point ہے وہاں پر جو supply آ رہی ہے یا آ سکتی ہے ممکنہ، وہ ہم

نے دی ہے۔ اس کا tariff in US cents per each unit نکلا ہےاور پاکستان میں تقریباًاس کی جو cost ہے وہ اٹھارہ روپے per unit ہےتو precisely اٹھارہ روپے per unit اس کی cost آ رہی ہے جو بجلی ہم ایران سے specifically اس region کے لیے لے رہے ہیں۔

جناب چیئر مین: شکریہ۔

سینیٹر جان محمد: ہم اٹھارہ روپے میں لے رہے ہیں اور وہ جو مکران کے لوگ ہیں ان کو کس قیمت پر دے رہے ہیں؟

جناب چیئر مین: قیمت بتائی ہے۔ Minister Incharge مکران کے لوگوں کو کتنی قیمت پر دے رہے ہیں؟

ڈاکٹر طارق فضل چوہدری: بنیادی طور پر پوچھا یہ گیا تھا کہ ہم purchase کس طرح کر رہے ہیں۔ یقیناً یہاں پر جو باقی ہمارے بجلی کے صارفین ہیں جس طرح انہیں بجلی کی قیمتیں charge کی جاتی ہیں اسی slabs کے تحت جو normal ہمارے consumers ہیں اسی کے تحت انہیں بجلی فراہم کی جاتی ہے۔ Specifically وہ کچھ اور بات پوچھیں گے تو اس کا جواب۔۔

جناب چیئر مین: جو دوسروں کو دی جا رہی ہیں normal حالات میں تو وہی quote کر دیں۔

ڈاکٹر طارق فضل چوہدری: جناب چیئر مین! وہی rates جو باقی ہمارے صارفین سے charge کیے جا رہے ہیں۔

جناب چیئر مین: وہ کتنا؟ وہ پوچھ رہے ہیں۔

ڈاکٹر طارق فضل چوہدری: جناب چیئر مین! وہ تو مختلف slabs ہیں۔ وہ تو ہمیں پتا ہے کہ اگر ایک unit سے لے کر دو سو unit تک کریں گے تو وہ different slab ہے، اس سے اُوپر اور slab ہے۔ Domestic different ہے، commercial different ہے۔ وہ تو ایک different question ہے۔ اگر وہ پوچھنا چاہتے ہیں تو تمام جو slabs ہیں ان کے rates میں الگ فراہم کر دوں گا۔

Mr. Chairman: That's what is required.

ڈاکٹر طارق فضل چوہدری: جی، جناب چیئرمین !

جناب چیئرمین: آپ تین سوال کر چکے ہیں۔ اور کیا کون سا ہے؟

سینیٹر جان محمد: جناب چیئرمین ! یہ ہے کہ عام طور پر چونکہ میرا علاقہ ہے، میں وہاں رہتا ہوں اور یہ معاہدے میں ہے کہ 200 megawatts ہمیں مکران کے لیے دیں گے باقی الگ ہے لیکن صورت حال یہ ہے کہ مکران میں وہ کبھی بیس، کبھی پچیس، کبھی اس سے بھی کم megawatts مکران کو وُہ supply کرتے ہیں جس کی وجہ سے shortfall ہوتی ہے۔ ہماری اطلاع ہے کہ یہ باقاعدہ پاکستان کی طرف سے کہا جاتا ہے کہ جو معاہدہ ہے 200 MW کا ہے لیکن ہمیں نہ دیا جائے۔ وہ اس کو روکتے ہیں کیونکہ اس کی payment کی وجہ سے ان کو یہاں سے payment دینی پڑتی ہے تو اس بنیاد پر وہاں کی جو local آبادی ہے وہ suffer کر رہی ہے۔ وہاں جو ضرورت ہے خود انہوں نے کہا ہے وہ 200 MW سے زیادہ کی ہے جبکہ یہ ایران سے اتنی بجلی نہیں لے رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: منسٹر صاحب۔

ڈاکٹر طارق فضل چوہدری: جناب چیئرمین ! معزز سینیٹر صاحب نے جو بات کی ہے اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ ہماری جو demand ہے megawatts میں وہ 180-200 MW ہے لیکن practically اس وقت ہمیں July 2025 کی اگر میں بات کروں ہمیں 45 MW receive ہوئی ہے اور اس کے ساتھ Polan-Jivani کی لائن میں 25 MW یعنی ہمارا جو shortfall ہے وہ 153 MW کا اور دوسرے unit پر 147 MW کا ہے۔

جناب والا! ہم 30-40% جو ہماری demand ہے 200 MW کی اس کا ہم 30-40% use کر رہے ہیں اور باقی unutilized ہے۔ اب اس کی multiple reasons ہیں۔ چونکہ ہمارا دوست برادر اسلامی ملک ہے اس لیے میں بہت detail میں تو نہیں جاؤں گا لیکن یہاں پر supply کا بھی issue ہے۔ یہاں پر یہ نہیں ہے کہ ہم purchase نہیں کرنا چاہتے یا ہم کر نہیں سکتے rate is very reasonable اور اگر بجلی اتنی ہمیں دی جائے گی ہم بالکل کریں گے لیکن جو ہماری concerned quarters ہیں وہاں تک میں ضرور یہ concern پہنچاؤں گا کہ shortfall کو پورا کیا جائے۔ یہ میں ان شاء اللہ تعالیٰ assure کرتا ہوں۔

Mr. Chairman: Q.No.31. Not present. The House welcomes the students and faculty members of the Center of Learning Law and Business (CLLB), who are seated in the visitor's gallery.

(Desk Thumping)

Mr. Chairman: Senator Kamil Ali Agha sahib.

سینیٹر کامل علی آغا: سوال نمبر۔31

(Def.) Question No. 31 **Senator Kamil Ali Agha:** *Will the Minister for Energy (Petroleum Division) be pleased to state whether it is a fact that oil prices have not been reduced despite decline in oil prices globally as the Prime Minister of Pakistan has directed that revenue so generated will be utilized to upgrade N-25 Highway, if so, the details thereof indicating also the amount of revenue generated so far on this count and funds transferred to exchequer for expenditures to be made on the said highway?*

Mr. Ali Pervaiz Malik: Yes, the Federal Government has increased the Petroleum Levy (PL) by Rs. 8/liter and Rs. 7/liter on petrol and diesel respectively w.e.f. 16th April 2025.

The total amount collected for the period 16th April 2025 to 30th September 2025 through said increased levies is Rs. 66.13 billion. The PL is collected in the Federal Consolidated fund. However, its expenditures or allocation for public projects does not fall under the domain of Petroleum Division.

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر کامل علی آغا: جی، میری گزارش یہ ہے کہ منسٹر صاحب نے بتا دیا حالانکہ میں چاہتا تھا کہ وہ منسٹر صاحب سامنے آئیں جو اس بات کا جواب دے سکیں کہ روڈ N25 بلوچستان کی جو ہے جس کے لیے پیسے کی کٹوتی کی جا رہی تھی وہ اب تک کتنے collect ہوئے ہیں اور اس شاہراہ کے اُوپر کتنے خرچ ہوئے ہیں؟ اگر کوئی اس کا جواب دے سکتا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ Parliamentary Minister صاحب موجود ہیں اگر Minister Petroleum نہیں دے سکتے۔۔

Mr. Chairman: It's a collective responsibility of the Cabinet.

سینیٹر کامل علی آغا: منسٹر صاحب تشریف فرما ہیں لیکن جواب سے ظاہر ہو رہا ہے کہ وہ ایک محدود حد تک اس کا جواب دیں گے۔ انہوں نے جواب دے بھی دیا کہ 66 ارب روپے اکٹھے ہوئے ہیں ساتھ ہی انہوں نے کہہ دیا کہ اس کو خرچ کرنے کی ایک consolidated fund کے اندر موجود کٹوتی ہوئی ہے لیکن آگے اس کو خرچ کہاں کیا ہے، کیسے کیا ہے، وہ نہیں میں بتا سکتا۔

Mr. Chairman: Minister Incharge.

جناب علی پرویز ملک: جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ آغا صاحب ہمارے لیے قابلِ احترام ہیں انہوں نے جو سوال کیا ہے اس کے دو تین پہلو ہیں۔ میرے خیال سے ایک اس کا aspect تھا جو شاید یہ جاننا چاہ رہے تھے وہ یہ ہے کہ دنیا کے اندر اگر تیل کی قیمتیں کم ہوئی ہیں تو یہاں پر برقرار یا کیوں diesel کی تھوڑی سی بڑھی ہیں۔ میں دونوں چیزوں کے اُوپر آغا صاحب کے گوش گزار کر دیتا ہوں کہ کیا حقائق ہیں۔

جناب والا! N25 اور بلوچستان کی محرومی مٹانے کے لیے وزیر اعظم صاحب نے اس کی funding کا انتظام ایک مرتبہ petroleum development levy کی شکل کے اندر جو تقریباً سات روپے diesel کے لیے اور آٹھ روپے لیٹر جو اپریل میں لگائی تھی اس میں ساٹھ ارب روپے اکٹھا ہوا ہے قریباً 66.13 بلین جو آغا صاحب نے خود بھی acknowledge کیا ہے۔اس کے بعد خرچ یا اس میں جو development کا کام ہونا ہے اس کا Petroleum Division کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔آغا صاحب اس کا سوال Planning Division سے پوچھ لیں۔ہم نے 66 بلین روپے ان کو consolidated fund میں Finance Minister صاحب کو پیش کر دیئے تھے اس کے آگے development نے وہ پیسے خرچ کرنے ہیں۔ ہم نے جا کر وہاں پر سڑک نہیں بنانی۔

جناب والا! دوسری بات یہ ہے کہ diesel کے اوپر اگر میں قیمت کا بتا دوں پاکستان کے اندر تیل کی petrol کی اور diesel کی جو قیمت ہے وہ Singapore کے اندر platts کا index جاری ہوتا ہے وہ computer کی screen پر بیٹھ کر آپ بھی، میں بھی، ہر کوئی دیکھ سکتا ہے۔جب N-25 کے لیے levy لگائی گئی تھی اس وقت diesel کے لیے platts تقریباً 79 ڈالر per barrel کا تھا۔ وہ آج تقریباً 92 ڈالر per barrel کا ہو گیا جس کی وجہ سے ہمیں

مجبوراً diesel کی قیمتوں کو بڑھانا پڑا۔ اس tax کے اندر کوئی ردوبدل اُس آٹھ روپے یا سات روپے کے beyond نہیں کی۔ صرف ایک جو IMF کی resilient facility تھی اس کے تحت اڑھائی روپے لیٹر carbon support, climate support levy لگی ہوئی ہے۔ اس کے علاوہ جو market کے اندر بین الاقوامی market کے اندر ردوبدل آتا ہے، صرف اتنا ہی آگے transfer کیا گیا ہے، جو پیسے ہم نے مہیا کیے وہ پورے ایک ایک پیسے تک Planning Division کو اور Finance Division کو دے دیئے ہیں۔ یہ fresh سوال put up کر دیں یا میں Planning Division سے ان کو باقی کا جواب لے کر بتادوں گا کہ کتنے خرچ ہوئے ہیں۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: سینیٹر کامل علی آغا صاحب۔ Fresh notice is required.

سینیٹر کامل علی آغا: ان سے پوچھ لیتے ہیں لیکن جو ان سے متعلقہ بات ہے، جو ان کو بتانی چاہیے کہ ستمبر تک اتنے پیسے 66 ارب روپے آ گئے لیکن 30 ستمبر سے لے کر آج تک کتنا اضافہ ہوا ہے اور کیا آئندہ بھی کٹتا رہے گا اور آج بھی کٹ رہا ہے؟

Mr. Chairman: Yes, Minister in-charge.

جناب علی پرویز ملک: جناب چیئرمین! میں نے تو آپ سے گزارش کی کہ سات روپے اور آٹھ روپے لیٹر وہ لگا ہوا ہے۔ آج اگر یہ سوال take-up نہ ہوتا تو کل اس کی مقدار میں فرق آ جانا تھا۔ انہوں نے جو cut-off دیا تھا اس کے مطابق ہم نے data دے دیا ہے۔ آج شام کو کیا collection ہوتی ہے وہ تفصیل میں آغا صاحب کے گوش گزار کر دوں گا کہ جب اس کو بنانے کا سوچا گیا تھا تو اس سڑک کا تخمینہ تقریباً 200 ارب کے قریب تھا، ابھی تک 66-67 billion کے قریب کٹا ہوا ہے تو میرا خیال یہ ہے اور میں Planning Division سے پوچھ لوں گا کہ کتنا خرچ ہوا ہے اور کیا revised estimates آئے ہیں، جب تک complete نہیں ہو گا تو ابھی تک تو جناب اس پر levy برقرار ہے اور اس پر collection ہو رہی ہے۔

Mr. Chairman: Thank you. Senator Muhammad Talha Mahmood, question No.38. He is not present. Senator Hidayatullah Khan, question No.39.

(Def.) Question No. 39 **Senator Haji Hidayatullah Khan:** *Will the Minister for Energy (Power Division) be pleased to state:*

- *(a) whether it is fact that officials of WAPDA, IESCO and other Departments in ICT have monthly entitlements of free electricity units, if so, the details of their entitlements with department wise and grade wise breakup; and*
- *(b) whether it is also a fact that they are charged for consumption of electricity units beyond entitlements, if so, the details of rates they are charged for such units during the last three years?*

Sardar Awais Ahmad Khan Leghari: (a) Yes, facility of free electricity is allowed to the employees of DISCOs/GENCOs/NTDC/PITC/WAPDA in accordance with following permissible limits:

Sr. No.	Category	Free supply concession per month (units)	
		Non-Generation	Generation
1	BPS 1-4	100	300
2	BPS 5-10	150	600
3	BPS 11-15	200	600
4	BPS 16	300	600
5	BPS 17	450	650
6	BPS 18	600	700
7	BPS 19	880	1000
8	BPS 20	1100	1100
9	BPS 21-22	1300	-

The summary of department-wise No. of employees and their monthly entitlement of free units, in respect of ICT, is as below:

Sr. No.	Department	Free supply concession per month (units)
1	IESCO	2,56,500
2	MEPCO	575
3	FESCO	1,675
4	PESCO	12,845
5	LESCO	18,145
6	GEPCO	1,715
7	HAZECO	2,000
8	QESCO	3,280
9	HESCO	100
10	SEPCO	2,325
11	WAPDA	11,835
12	NTDC	6,550
13	GENCOs	900
Total		3,18,445

Details regarding grade-wise breakup are attached as **<u>Annex-A</u>**.

(b) It is a fact that employees that consume electricity beyond their entitled quota are charged for the consumption of electricity. However, there are no special rates allowed to these employees/ consumers. The rates applied are same as applicable to rest of the consumers.

Annex-A

DEPARTMENT WISE FREE UNITS ENTITLEMENTS
IN ICT AS ON 01.09.2025

IESCO	In Service Employees		Retired Employees		Total Entitlement (kWh)
BPS	Monthly Entitlement	No. of Employees	Monthly Entitlement	No. of Employees	
1	100	9	50	0	900
2	100	3	50	1	350
3	100	9	50	2	1000
4	100	7	50	0	700
5	150	26	75	9	4575
6	150	16	75	2	2550
7	150	55	75	7	8775
8	150	18	75	1	2775
9	150	81	75	20	13650
10	150	8	75	0	1200
11	200	102	100	30	23400
12	200	2	100	4	800
13	200	18	100	11	4700
14	200	30	100	14	7400
15	200	44	100	13	10100
16	300	77	150	53	31050
17	450	60	225	47	37575
18	600	46	300	32	37200
19	880	18	440	34	30800
20	1100	4	550	51	32450
21	1300	2	650	3	4550
22	1300	0	650	0	0
Total					**256500**

MEPCO	In Service Employees		Retired Employees		Total Entitlement
BPS	Monthly Entitlement	No. of Employees	Monthly Entitlement	No. of Employees	
1	100	0	50	0	0
2	100	0	50	0	0
3	100	0	50	0	0
4	100	0	50	0	0
5	150	0	75	0	0
6	150	0	75	0	0
7	150	0	75	0	0
8	150	0	75	0	0
9	150	1	75	1	225
10	150	0	75	0	0
11	200	1	100	0	200

12	200	0	100	0	0
13	200	0	100	0	0
14	200	0	100	0	0
15	200	0	100	0	0
16	300	0	150	1	150
17	450	0	225	0	0
18	600	0	300	0	0
19	880	0	440	0	0
20	1100	0	550	0	0
21	1300	0	650	0	0
22	1300	0	650	0	0
Total					575

FESCO	In Service Employees		Retired Employees		Total Entitlement
BPS	Monthly Entitlement	No. of Employees	Monthly Entitlement	No. of Employees	
1	100	0	50		0
2	100	0	50		0
3	100	0	50		0
4	100	0	50		0
5	150	0	75		0
6	150	0	75		0
7	150	0	75		0
8	150	0	75		0
9	150	0	75	1	75
10	150	0	75		0
11	200	2	100		400
12	200	0	100		0
13	200	0	100	1	100
14	200	0	100		0
15	200	1	100		200
16	300	1	150		300
17	450	0	225		0
18	600	1	300		600
19	880	0	440		0
20	1100	0	550		0
21	1300	0	650		0
22	1300	0	650		0
Total					1675

PESCO	In Service Employees		Retired Employees		Total Entitlement
BPS	Monthly Entitlement	No. of Employees	Monthly Entitlement	No. of Employees	

1	100	0	50	0	0
2	100	0	50	0	0
3	100	0	50	1	50
4	100	0	50	1	50
5	150	1	75	0	150
6	150	0	75	0	0
7	150	0	75	0	0
8	150	0	75	1	75
9	150	1	75	2	300
10	150	0	75	0	0
11	200	4	100	3	1100
12	200	0	100	0	0
13	200	0	100	0	0
14	200	0	100	0	0
15	200	1	100	0	200
16	300	2	150	2	900
17	450	4	225	2	2250
18	600	2	300	1	1500
19	880	2	440	4	3520
20	1100	1	550	3	2750
21	1300	0	650	0	0
22	1300	0	650	0	0
Total					**12845**

LESCO	In Service Employees		Retired Employees		Total Entitlement
BPS	Monthly Entitlement	No. of Employees	Monthly Entitlement	No. of Employees	
1	100	1	50	0	100
2	100	0	50	0	0
3	100	1	50	0	100
4	100	1	50	0	100
5	150	2	75	0	300
6	150	2	75	0	300
7	150	0	75	0	0
8	150	0	75	0	0
9	150	0	75	0	0
10	150	0	75	0	0
11	200	2	100	1	500
12	200	0	100	0	0
13	200	1	100	0	200
14	200	1	100	0	200
15	200	1	100	0	200
16	300	2	150	2	900
17	450	4	225	1	2025

18	600	5	300	4	4200
19	880	3	440	2	3520
20	1100	1	550	8	5500
21	1300	0	650	0	0
22	1300	0	650	0	0
Total					18145

GEPCO	In Service Employees		Retired Employees		Total Entitlement
BPS	Monthly Entitlement	No. of Employees	Monthly Entitlement	No. of Employees	
1	100	0	50	0	0
2	100	0	50	0	0
3	100	0	50	0	0
4	100	0	50	0	0
5	150	0	75	0	0
6	150	0	75	0	0
7	150	0	75	0	0
8	150	0	75	0	0
9	150	0	75	1	75
10	150	0	75	0	0
11	200	1	100	0	200
12	200	0	100	1	100
13	200	0	100	0	0
14	200	1	100	1	300
15	200	0	100	0	0
16	300	0	150	0	0
17	450	0	225	0	0
18	600	1	300	0	600
19	880	0	440	1	440
20	1100	0	550	0	0
21	1300	0	650	0	0
22	1300	0	650	0	0
Total					1715

TESCO	In Service Employees		Retired Employees		Total Entitlement
BPS	Monthly Entitlement	No. of Employees	Monthly Entitlement	No. of Employees	
1	100	0	50	0	0
2	100	0	50	0	0
3	100	0	50	0	0
4	100	0	50	0	0
5	150	0	75	0	0
6	150	0	75	0	0

7	150	0	75	0	0
8	150	0	75	0	0
9	150	0	75	0	0
10	150	0	75	0	0
11	200	0	100	0	0
12	200	0	100	0	0
13	200	0	100	0	0
14	200	0	100	0	0
15	200	0	100	0	0
16	300	0	150	0	0
17	450	0	225	0	0
18	600	0	300	0	0
19	880	0	440	0	0
20	1100	0	550	0	0
21	1300	0	650	0	0
22	1300	0	650	0	0
Total					0

HAZECO	In Service Employees		Retired Employees		Total Entitlement
BPS	Monthly Entitlement	No. of Employees	Monthly Entitlement	No. of Employees	
1	100	0	50	0	0
2	100	0	50	0	0
3	100	0	50	0	0
4	100	0	50	0	0
5	150	0	75	0	0
6	150	0	75	0	0
7	150	0	75	0	0
8	150	0	75	0	0
9	150	0	75	0	0
10	150	0	75	0	0
11	200	0	100	0	0
12	200	0	100	0	0
13	200	1	100	0	200
14	200	1	100	0	200
15	200	0	100	0	0
16	300	1	150	0	300
17	450	1	225	0	450
18	600	0	300	1	300
19	880	0	440	0	0
20	1100	0	550	1	550
21	1300	0	650	0	0
22	1300	0	650	0	0
Total					2000

QESCO	In Service Employees		Retired Employees		Total Entitlement
BPS	Monthly Entitlement	No. of Employees	Monthly Entitlement	No. of Employees	
1	100	0	50	0	0
2	100	0	50	0	0
3	100	0	50	0	0
4	100	0	50	0	0
5	150	0	75	0	0
6	150	0	75	0	0
7	150	2	75	0	300
8	150	1	75	0	150
9	150	1	75	0	150
10	150	1	75	0	150
11	200	2	100	0	400
12	200	0	100	0	0
13	200	0	100	0	0
14	200	2	100	0	400
15	200	0	100	0	0
16	300	1	150	0	300
17	450	0	225	0	0
18	600	0	300	0	0
19	880	1	440	0	880
20	1100	0	550	1	550
21	1300	0	650	0	C
22	1300	0	650	0	0
		Total			3280

HESCO	In Service Employees		Retired Employees		Total Entitlement
BPS	Monthly Entitlement	No. of Employees	Monthly Entitlement	No. of Employees	
1	100	0	50	0	0
2	100	0	50	0	0
3	100	0	50	0	0
4	100	0	50	0	0
5	150	0	75	0	0
6	150	0	75	0	0
7	150	0	75	0	0
8	150	0	75	0	0
9	150	0	75	0	0
10	150	0	75	0	0
11	200	0	100	0	0
12	200	0	100	0	0
13	200	0	100	0	0

14	200	0	100	0	0
15	200	0	100	1	100
16	300	0	150	0	0
17	450	0	225	0	0
18	600	0	300	0	0
19	880	0	440	0	0
20	1100	0	550	0	0
21	1300	0	650	0	0
22	1300	0	650	0	0
Total					**100**

SEPCO	In Service Employees		Retired Employees		Total Entitlement
BPS	Monthly Entitlement	No. of Employees	Monthly Entitlement	No. of Employees	
1	100	0	50	0	0
2	100	0	50	0	0
3	100	0	50	0	0
4	100	0	50	0	0
5	150	0	75	0	0
6	150	0	75	0	0
7	150	0	75	0	0
8	150	0	75	0	0
9	150	2	75	1	375
10	150	0	75	0	0
11	200	0	100	0	0
12	200	0	100	1	100
13	200	1	100	0	200
14	200	0	100	0	0
15	200	0	100	0	0
16	300	0	150	0	0
17	450	1	225	0	450
18	600	2	300	0	1200
19	880	0	440	0	0
20	1100	0	550	0	0
21	1300	0	650	0	0
22	1300	0	650	0	0
Total					**2325**

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر ہدایت اللہ خان: شکریہ، جناب چیئرمین! میں نے اپنے سوال میں دو جز 'الف' اور 'ب' پوچھے ہیں، انہوں نے تفصیلات تو دی ہیں لیکن اصل بات انہوں نے نہیں بتائی ہے، وہ یہ کہ ان کے لیے جو units مقرر کیے گئے ہیں ان کی تفصیل تو ہے لیکن میں نے یہ پوچھا تھا کہ یہ جو اضافی بجلی استعمال کرتے ہیں، مثلاً اگر کسی کے لیے انہوں نے 100 یونٹ مقرر کیے ہیں لیکن وہ اس سے زیادہ بجلی خرچ کرتے ہیں تو اس مد میں ابھی تک انہوں نے کتنے پیسے وصول کیے ہیں؟

Mr. Chairman: Who will reply? Which Minister would reply? Minister for Parliamentary Affairs.

ڈاکٹر طارق فضل چوہدری (وزیر برائے پارلیمانی امور): بہت شکریہ، جناب چیئرمین! جناب گزارش یہ ہے کہ معزز سینیٹر نے جو سوال پوچھا ہے اور ابھی جو انہوں نے ضمنی سوال بھی کیے ہیں، جناب اس میں جو DISCOs/ GENCOs کے ملازمین ہیں، NTDC/ PITC/ WAPDA جو distribution lines ہیں، ان کے دو طرح کے ملازمین ہیں، ایک regular employees ہیں، دوسرے contractual ہیں۔ جو regular employees ہیں ان کی job agreement کا یہ حصہ ہوتا ہے کہ جب وہ job پر آتے ہیں تو ان کو scale wise free units دیے جاتے ہیں۔ جتنے free units کے لیے انہیں سکیل کے حساب سے authorized کیا گیا ہوتا ہے اتنے وہ free units consume کرتے ہیں اور اس سے over and above اگر وہ units consume کرتے ہیں تو جو ہمارے normal consumers سے slab-wise rate charge کیا جاتا ہے جیسا کہ میں پہلے عرض کر چکا ہوں، وہ اسی طرح سے pay کرتے ہیں۔ جناب اس جواب میں بڑی تفصیل سے بتایا گیا ہے کہ BPS-1 to 4 ان کی جو non-generation companies ہیں ان کے لیے 100 units free ہیں اور جو generation والے ہیں جیسا کہ GENCOS and WAPDA ہیں ان کے 300 free units ہیں۔ آپ آخر تک چلے جائیں تو اگر BPS-20 تک دیکھیں تو 1100 free units جو کہ non-generation companies ہیں انہیں ایک ماہ میں free دیے جاتے ہیں اور جو generation companies ہیں انہیں بھی 1100 free units دیے جاتے ہیں ان کے جو regular employees ہیں۔ جیسا کہ

میں نے پہلے کہا جناب کہ اگر وہ over and above استعمال کریں گے تو وہ pay کریں گے۔ یہ جناب ٹوٹل تفصیل ہے، اس کے علاوہ اگر کوئی بات سینیٹر صاحب پوچھنا چاہیں گے تو میں جواب دے دیتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی سینیٹر ہدایت اللہ صاحب، تھوڑا سا اونچا بولیں۔

سینیٹر ہدایت اللہ خان: جناب! جواب میں انہوں نے IESCO کے لیے لکھا ہے کہ free units 256500 ہیں اور باقی MEPCO, FESCO وغیرہ کو دیکھیں تو کسی کے free units 3000, 1700, 2000 ہیں تو میرے خیال میں آئیسکو کے 256500 یونٹ بہت زیادہ نہیں ہیں۔

جناب چیئرمین: جی منسٹر انچارج۔

ڈاکٹر طارق فضل چوہدری: جناب چیئرمین! ابھی جو میں نے previously بات کی ہے، جناب اس کا جواب اسی میں ہے کہ depend کرتا ہے کہ سب سے پہلے تو جتنی ہماری distributing companies ہیں جن میں IESCO, MEPCO, FESCO اور over all پورے پاکستان میں جتنی بھی ہیں، depend کرتا ہے کہ ان کا volume کیا ہے اور ان کے اندر جو ملازمین ہیں ان کی تعداد کتنی ہے، اور پھر ان ملازمین میں مزید regular employees کتنے ہیں، اور contractual کتنے ہیں، contractual employees کو بجلی کے free units نہیں دیے جاتے، صرف regular employees کو دیے جاتے ہیں اور جناب یہ open and transparent mechanism ہے، اس میں کسی طرح کی بھی نہ تو fudging ہو سکتی ہے اور نہ ہی وہ ملازمین جو کہ distribution or generation companies میں کام کرتے ہیں نہ وہ کسی کو allow کرتے ہیں کہ انہیں کم یونٹ ملیں اور دوسرے کو زیادہ مل جائیں۔ جناب یہ جو ایک IESCO کی بات کر رہے ہیں تو definitely اس DISCO کا volume زیادہ ہے، اس کے ملازمین زیادہ ہے اور بڑی تعداد regular employees کی ہے جس کی وجہ سے انہیں جو per month concessional units دیے جاتے ہیں وہ 256500 کے قریب ہیں اور

فارمولا سب کا ایک ہی ہے، کسی بھی DISCO کے فارمولے میں کوئی تبدیلی نہیں ہے جو میں نے آپ کے سامنے chart پڑھا ہے۔ it is applicable on all employees of all DISCOs.

Mr. Chairman: Thank you. Senator Muhammad Aslam Abro.

سینیٹر محمد اسلم ابڑو: شکریہ، جناب چیئرمین! میرا ضمنی سوال ہے، میں ان کے جواب سے متفق نہیں ہوں۔ جیکب آباد کے حوالے سے لوڈ شیڈنگ کا مسئلہ ہے۔ Line losses کے حوالے سے یہ کہتے ہیں کہ وہاں ہم لوڈ شیڈنگ کر رہے ہیں۔ میں انہیں یہ بتانا چاہ رہا ہوں کہ جہاں line losses ہیں وہاں یہ 18-18 گھنٹے لوڈ شیڈنگ کرتے ہیں اور اس کے علاوہ جہاں پر بل ادا ہوتے ہیں وہاں پر بھی 18 گھنٹے لوڈ شیڈنگ ہوتی ہے۔ پہلے تو ٹھیک ٹھاک گرمیوں کے دن تھے۔۔۔

Mr. Chairman: Is this related to this question?

اس حوالے سے آپ نیا سوال بعد میں کریں۔ یہ اس سے related نہیں ہے تو generally ہم نہیں کر سکتے ہیں۔ اگر وزیر صاحب اس کا جواب دینا چاہیں تو ان کی مرضی ہے ویسے بنتا نہیں ہے۔

ڈاکٹر طارق فضل چوہدری: جناب میں shortly بتاتا ہوں کیونکہ سینیٹر صاحب نے یہ بات کی ہے، میں انہیں shortly reply کر دیتا ہوں۔ جناب گزارش یہ ہے کہ لوڈ شیڈنگ۔۔۔

جناب چیئرمین: ابڑو صاحب، یہ سوال نمبر 39 پر ہیں، آپ کس سوال نمبر پر بات کر رہے ہیں۔ آپ سوال نمبر 11 پر بات کر رہے ہیں۔ وہ بعد میں آئے گا۔

ڈاکٹر طارق فضل چوہدری: ٹھیک ہے جناب، بعد میں دیکھ لیں گے۔

Mr. Chairman: Question No.41. Senator Rana Mahmood ul Hassan Sahib, he is not present. Next question is on the name of Senator Muhammad Aslam Abro.

(Def.) Question No. 43 **Senator Muhammad Aslam Abro:** *Will the Minister for Energy (Power Division) be pleased to state:*

(a) whether it is a fact that consumers affected by floods, 2022 in Sindh had been charged with electricity bill, if so, the details thereof; and

(b) whether the Government has any policy and mechanism to provide relief by waiving-off electricity

bills to flood affected communities, if so, the details thereof?

Sardar Awais Ahmad Khan Leghari: (a) The domestic and commercial consumers affected by floods in 2022 were provided relief as per following guidelines.

- Electricity bills for the months of August and September 2022 were waived off for Non Time of Use (ToU) Domestic consumers having ≤ 300 units consumption.
- Electricity bills for the month of September 2022 were deferred for commercial consumers till the next billing cycle.

The details of relief provided by HESCO and SEPCO to the consumers affected by 2022 floods is as below:

						Rs. In Billion
DISCO	Domestic		Commercial		Total	
	No	Amount	No	Amount	No	Amount
SEPCO	484,015	1.547	88,478	0.726	572,493	2.273
HESCO	442,521	1.923	60.254	0.158	502775	2.082
Total	926,536	3.470	88,538	0.884	1,075,268	4.355

(b) At present, there are no standing guidelines or policy that are automatically applied whenever floods occur. Each time, the relief measures/package relating to electricity bills are decided by the Federal Cabinet depending upon the flood situation.

جناب چیئرمین: اب آپ سوال کریں۔

سینیٹر محمد اسلم ابڑو: جناب یہ بھی لوڈشیڈنگ سے متعلق ہے۔ میں SEPCO کے حوالے سے پوچھ رہا ہوں کہ جہاں line losses...

جناب چیئرمین: آپ پھر سوال نمبر 11 پر جا رہے ہیں۔ ہم سوال نمبر 43 کو دیکھ رہے ہیں۔

سینیٹر محمد اسلم ابڑو: جناب میں بعد میں سوال نمبر 11 پر آتا ہوں۔

جناب چیئرمین: اگلا سوال نمبر 46 بھی سینیٹر محمد اسلم ابڑو کے نام پر ہے۔ سینیٹر محمد اسلم ابڑو صاحب، سوال نمبر 11۔

سینیٹر محمد اسلم ابڑو: جناب وہ سوال بھی لوڈشیڈنگ کے حوالے سے ہے۔

جناب چیئرمین: چلیں آپ سوال کر لیں لیکن یہ سوال منسٹر صاحب سے related نہیں ہے۔آپ اپنے سوال میں پوچھ لیں۔

(Def.) Question No. 11 **Senator Muhammad Aslam Abro:** *Will the Minister for Energy (Power Division) be pleased to state whether it is a fact that severe load shedding is going on in interior Sindh, if so, details regarding steps taken/being taken by the Government to mitigate it?*

Sardar Awais Ahmad Khan Leghari: Load Management in HESCO & SEPCO is being carried out on the basis of Aggregate Technical & Commercial (AT&C) Losses as per following criteria:

CATEGORY	% OF AT&C LOSSES	HOURS OF LOAD MANAGEMENT
Category-I	00 to 10%	00 Hours
Category-II	10 to 20%	00 Hours
Category-III	20 to 30%	02 Hours
Category-VI	30 to 40%	04 Hours
Category-V	40 to 60%	06 Hours
Category-VI	60 to 80%	08 Hours
Category-VII	80.1 & Above	12 Hours

No "un-announced" load shedding is being carried out under the jurisdiction of HESCO & SEPCO.

Steps taken by SEPCO & HESCO to reduce the load shedding;

- Total hundred feeders (twenty feeders of each circle) by SEPCO and total eighty feeders (twenty feeders of each circle) by HESCO, have been selected for securing of meters, improving of recovery, changing of defective meters, removing of Kunda connections, scanning meters on high loss transformers are installed for mapping the inefficient areas in order to reduce AT&C losses.
- The support of law enforcing agencies have been provided by Govt. of Pakistan, in the shape of DISCO Support Unit (DSU), which shall improve the overall performance of Company.

The reduction in AT&C losses will lead to decrease in the load shedding on feeders.

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر محمد اسلم ابڑو: جناب میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ہمارے ہاں جیکب آباد میں 2010 میں سیلاب آیا تھا، کشمور، ٹھل اور گڑھی خیرو میں ہمارے بہت سے گاؤں میں ۔۔۔۔

جناب چیئرمین: آپ سوال نمبر 11 پر ہیں۔

سینیٹر محمد اسلم ابڑو: جناب آپ مجھے تھوڑا وقت دے دیں، میں تھوڑا پڑھ لوں کیونکہ میں تیار ہو کر نہیں آیا ہوں۔

Mr. Chairman: OK. Question No.2, Senator Dr. Zarqa Suharwardy Taimur, she is not present. Next question No.7 is in the name of Senator Fawzia Arshad. Are you prepared?

(Def.) Question No. 7 **Senator Fawzia Arshad:** *Will the Minister for Energy (Power Division) be pleased to state whether it is a fact that IESCO has created a new Sub-Division at Kotli Sattian under Bara Kahu Division, if so, the details thereof?*

Sardar Awais Ahmad Khan Leghari: Operation Sub-Division Kotli Satian was sanctioned by the BoD in 2023. However, it could not be activated due to acute shortage of staff in IESCO which is currently facing 46% deficiency of staff. There are 7 other Sub-Divisions which were created but could not be operationalized / activated due to shortage of staff.

However, a sub-office is already functional at Kotli Satian created prior to the approval of Operation Sub-Division as notified *vide* Additional DO (HR) Order No. 1432-46p/IESCO/DG(HR)/CB-323 dated 10-01-2017. The Sub-Office is still functional to address the customer related issues with limited available resources.

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر فوزیہ ارشد: جی شکریہ، جناب چیئرمین! کہ آپ نے میری request سنی۔ Actually یہ سوال میں نے کوئی دو سے تین ماہ پہلے دیے تھے so I just wanted to brief myself, refresh myself تو میرا سوال نمبر 7 تھا اور انہوں نے مجھے جو جواب دیا ہے وہ مجھے سمجھ نہیں آیا ہے۔ میں نے جو سوال پوچھا تھا کہ بھارہ کہو ڈویژن میں اگر IESCO کا کوئی

Sub-Division office بنا ہے یا نہیں ہے۔ انہوں نے کوٹلی ستیاں کی مناسبت سے جواب دے دیا ہے۔ اس میں یہی ہے کہ پاور ڈویژن کے مطابق جو IESCO میں Sub-division office Kotli Satian ہے اس کی منظوری 2023 میں ہوئی تھی اب دو سال ہو گئے ہیں۔ ابھی تک وہ functional نہیں ہے۔

Mr. Chairman: Okay, Minister In-charge.

سینیٹر فوزیہ ارشد: اس کے ساتھ power division کی انتظامی credibility پر سوال اٹھتا ہے کہ ابھی تک ہوا بھی نہیں ہے اور جتنے required employees چاہیے وہ بھی نہیں ہیں اور جو consumers کے لیے سہولتیں ہیں وہ میسر نہیں ہو رہی ہیں۔ Due to the shortage of staff تو اس کا کیا انہوں نے حل نکالا ہے۔ it's been so long.

Mr. Chairman: Okay, Minister In-charge.

ڈاکٹر طارق فضل چوہدری: جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ میری گزارش یہ ہے کہ honourable Senator نے جو سوال پوچھا ہے وہ بڑا صحیح سوال ہے اور یہ بالکل ٹھیک بات ہے کہ جو Sub-Division Kotli Satian ہے اس کی sanction جو ہے وہ Board of Directors نے 2023 میں کی تھی لیکن ابھی تک یہ activate نہیں ہو سکا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جو اس کا relevant DISCO ہے IESCO اس میں اس وقت 46% سٹاف کی deficiency ہے۔ جس کی وجہ سے Sub-Division Kotli, sanction کے باوجود active نہیں ہو سکی۔ اب اس کا جو alternate ہے وہ وہاں پر کیا دیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ وہاں پر ایک sub-office موجود ہے جو وہاں پر صارفین کے مسئلے حل کرنے، ان کی ساری complaints سننے کے لیے ہے، وہ sub-office کے ذریعے کی جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ جو ان کا sub-division office ہے وہ Patriata ہے جو ان کی نئی applications آتی ہیں نئے connections کے لیے وہ Patriata میں receive کی جاتی ہیں لیکن جو ان کی installation ہے کوٹلی ستیاں میں وہ دوبارہ جو ہمارا وہاں پر sub-office ہے وہ کرتا ہے۔ اب یہ بات کہ inefficiency ہے، inefficiency نہیں ہے جو میں نے کہا کہ 46%

staff کی IESCO کی shortage آئی ہے۔ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ جس وقت یہ فیصلہ کیا گیا کہ تین DISCOS کو first phase میں privatize کیا جائے گا۔

اس میں ایک DISCO, IESCO ہے، دوسرا GEPCO ہے اور FESCO ہے۔ یہ تین DISCOS privatization کے حوالے سے phase one میں ان کی approval ہو چکی ہے اور اس میں کام جاری ہے اور اب اگر ہمیں کوئی نئی بھرتی کرنی پڑے گی تو وہ commission privatization کی approval سے ہوگی۔ Otherwise, یہ policy ہے کہ جب بھی کوئی ادارہ privatization کے process میں آ جاتا ہے۔ وہ process شروع ہو جاتا ہے پھر آپ اس میں نئی بھرتی نہیں کر سکتے۔ اس وجہ سے نئی recruitment پر ban ہے۔ نئی بھرتیاں IESCO میں ہو نہیں سکتیں۔ اگر کوئی permission لی گئی ہے تو وہ صرف technical staff کی لی گئی ہے۔ Otherwise, تمام بھرتیوں پر ban ہے۔ باقی وہاں پر کوٹلی ستیاں میں ایسی کوئی complaints نہیں ہیں۔ میں نے relevant department سے چیک کیا ہے کہ وہاں پر یہ جو ہمارا sub-division office ہے وہ نہ ہونے سے انہیں complaint ہو۔ Sub-office وہاں پر بڑا تسلی بخش کام کر رہا ہے۔ Thank you.

Mr. Chairman: Thank you.

سینیٹر فوزیہ ارشد: جناب چیئرمین! میں یہ کہنا چاہ رہی ہوں کہ میرے جو یہ تین سوالات ہیں یہ کوٹلی ستیاں ہی سے related ہیں۔ میں نے different aspects کو depict کیا تھا۔ اس میں میں نے یہ کہنا تھا کہ وہاں کی جو population ہے اس کا area 396.1 sq/km ہے اور 120 population اور جو staff ہے، ادھر صرف سات sub-divisions ہیں۔ جس میں staff mention نہیں کیا گیا کہ کتنا ہے یا کتنا نہیں ہے۔

اس کی جو topography ہے یہ mountainous region ہے۔ اس میں level نہیں ہے اور یہاں پر آنا جانا is not easy ادھر کبھی signals آتے ہیں کبھی نہیں آتے ہیں، کوئی اپنی complain کرا سکتا ہے اور کوئی نہیں کرا سکتا کیونکہ یہ mountainous area ہے، پہاڑی علاقہ ہے تو یہاں پر پہنچنا مشکل ہے اور یہاں پر جو انہوں نے بتایا کہ 46% سٹاف

کی deficiencyہے تو ٹھیک ہے یہ10-01-2017 میں under Order No.1432-46یہ سارا کچھ ہے اس میں جو بھی بنا ہے مگر اس میں کوئی time linesنہیں دیے ہیں۔ Board of Directorsآپ نے کہا کہ sanction, آپ ابھی employmentنہیں کر سکتے ہیں۔ لوگوں کو نہیں لا سکتے مگر جو لوگوں کو، وہاں کے جوconsumers ہیں وہ17000 ہیں اور وہاں پر IESCO 7, 8اہلکار depute ہوئے ہیں جو کہ انتہائی ناکافی ہیں۔ اس سلسلے میں یہ 7, 8,9, they are all inter-related questionsاس میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ پانچ سوال نمبر نو کے سوال نمبر آٹھ میں بتایا ہے کہ 90%جو ہیں وہfigure انہوں نے نہیں بتائی ہے۔ 90 لوگ نہیں ہیں اور پانچ ہیں depute ہوئے ہیں تو?is it enough for 17000 population اگر اس قدرdeficit ہے اہلکاروں کا تو اس کو کون کیسے fill in کرے گا اور کیا time linesہیں کہ یہ سہولت 17000 consumers کو مل سکے۔ وہاں کی بہت زیادہcomplaints ہیں honourable Ministerنے کہا کہ ہمیں کوئیcomplaint نہیں ملی حالانکہ حقیقت ایسی نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: میں آپ سے گزارش کروں گا کہ آپ please questionتکrestrict رہیں جب آپ تقریر میں آئیں گے تو مجھے بھی نہیں یاد رہتا کہ آپ نے کیا کیا کہا ہے۔.Sir, please answer the question

ڈاکٹر طارق فضل چوہدری: میں نے جیسے پہلے گزارش کی کہ جو ہماراsub-office کوٹلی ستیاں ہے وہ کام کر رہا ہے ایک تو جتنی بھی local consumersکی complaints ہیں وہ ساری وہاں پر addressہو رہی ہیں۔ اس کے علاوہ جتنی meter installation ہے وہ ساری sub-officeکے through ہو رہی ہے۔ ہماری جو اگر کسی جگہ پر کوئی meter replacementہے وہ بھی وہی کر رہا ہے اور اس کے علاوہ جو نئے کنکشنز ہیں نئی لائن بچھانی ہے۔ جو approval آتی ہے ہیڈ آفس سے یا ہمارا Patriata sub-division officeہے وہ وہاں پر ہمارا sub-office کر رہا ہے۔ میں نے یہ بات کی ہے اور دوبارہ I repeat کہ جو صارفین کی وہاں پر شکایات ہیں انہیں دور کرنا ہو تو انہیں Patriata یا یہاں پر ہیڈ آفس نہیں آنا پڑتا،

وہ سارے معاملات localہی ہو رہے ہیں۔ اکثر چونکہ IESCO جو ہے یہ اس کو privatize کیا جا رہا ہے تو نئی بھرتیوں کی ابھی ہمارے پاس گنجائش نہیں ہے اور under rules ہم وہ کر بھی نہیں سکتے۔ جیسے یہ process مکمل ہوگا ان شاءاللہ تعالی ہمیں امید ہے کہ نئی بھرتیاں بھی ہوں گی اور بہت جلد یہاں پر sub-division office قائم بھی ہو جائے گا۔

Mr. Chairman: Thank you. I want to make an announcement Mr. Sar Zamin Khan and Mr. Sahibzada Hassan Ansari former members of the National Assembly are sitting in the visitors' gallery, we welcome them.

Senator Fawzia Arshad Q.No.8.

(Def.) Question No. 8 **Senator Fawzia Arshad:** *Will the Minister for Energy (Power Division) be pleased to state whether it is a fact that Kotli Sattian Sub-Division of IESCO is still not operational, if so, the reason thereof?*

Sardar Awais Ahmad Khan Leghari: Operation Sub-Division Kotli Satian was sanctioned by the BoD vide this office order No. 18336-53 dated 02-05-2023. However, it is among 7 other Sub-Divisions which have been created but could not be operationalized / activated due to shortage of staff in IESCO.

Moreover, a Sub-office is already functional at Kotli Satian created prior to the approval of Operation Sub-Division as notified *vide* Additional DG (HR) order No. 1432-46/IESCO/DG(HR)/CB-323 dated 10-01-2017. The Sub-Office is functional to address the customers related issues with limited available resources.

سینیٹر فوزیہ ارشد: میرا ضمنی سوال یہی ہے کہ میں نے پہلے بھی جو آپ سے بیان کیا کہ یہاں پر جو staff ہے وہ پورا نہیں ہے جو کہ 17000 consumers کی services پوری کر سکیں۔ اس میں کافی تاخیر ہوتی ہیں لوگوں کو بجلی نہیں ملتی اور میں نے پہلے بھی بتایا ہے یہ پہاڑی علاقہ ہے Patriata اور جو یہ sub-divisions بتا رہے ہیں اس تک ان کی پہنچ نہیں ہوتی۔ یہاں پر یہ ہے کہ کب جیسے آپ نے فرمایا کہ ہم نئی بھرتیاں کریں گے، can you kindly give us the time lines, when is it possible? کہ کب یہ new jobs کھلیں گی اور کب تک ان کو fill in کیا جائے گا۔

Mr. Chairman: Okay, Minister Incharge.

ڈاکٹر طارق فضل چوہدری: جناب چیئرمین! It is the same question again and again the same answer. اس میں میرا خیال ہے مزید وضاحت میں کروں گا تو ایوان کا وقت ضائع ہوگا کیونکہ ابھی privatization کی وجہ سے نہیں ہو سکتا ہے۔ وہ بار بار بات آرہی ہے staff کی کمی کی وہ staff کی کمی موجود ہے میں نے admit کیا ہے لیکن ہم staff بھرتی نہیں کر سکتے۔ اس کی reason میں نے بتا دی ہے کہ جو DISCO ہے وہ privatize ہونے جارہا ہے privatize ہونے کے بعد ہی بھرتی کا عمل شروع ہو سکتا ہے۔

(مداخلت)

Mr. Chairman: Please address the Chair.

سینیٹر فوزیہ ارشد: جن لوگوں کی وجہ سے میں نے یہ سوال ڈالا ہے میں ان کو کسی حد تک مطمئن جواب تو دے سکوں۔ آپ کی کوئی time lines ہیں، کوئی آپ کی Board of Directors کی meetings یا یہ جو بھی بھرتیاں ابھی کھلنی ہیں آپ کچھ تو بتائیں۔

Mr. Chairman: Time line for the Board of Directors. Time line کس چیز کے لیے؟

سینیٹر فوزیہ ارشد: ان لوگوں کو کہ کب recruitment کھلے گی اور لوگ نئے آئیں گے سٹاف پورا ہوگا۔ اس کا میں پوچھ رہی ہوں کہ انہوں نے کہا ہے نا۔۔۔

جناب چیئرمین: وہ کہہ رہے ہیں کہ پابندی ہے۔

سینیٹر فوزیہ ارشد: پابندی ہے but اس کے ساتھ ساتھ in the time line I just want to know میں یہ سمجھی ہوں ان کے جواب سے کوئی time lines تو دیں۔

ڈاکٹر طارق فضل چوہدری: جناب چیئرمین! جب تک privatization کا عمل مکمل نہیں ہوتا IESCO نئی بھرتیاں نہیں کر سکتا۔ وہ privatization ہوگی تو تب ہوگا اور گورنمنٹ کا اس وقت privatization کے اوپر main focus ہے اور یہ تین DISCO جو ہم نے mark کیے ہوئے ہیں سب سے پہلے privatize ہوں گے۔

Mr. Chairman: Q.No.09, Senator Fawzia Arshad.

(Def.) Question No. 9 **Senator Fawzia Arshad:** *Will the Minister for Energy (Power Division) be pleased to state whether it is a fact that out of 95 sanctioned posts in Sub-Division Kotli*

Satian, IESCO only 5 posts are filled and the remaining 90 posts are lying vacant, if so, the reasons thereof?

Sardar Awais Ahmad Khan Leghari: Operation Sub-Division Kotli Satian was sanctioned by the Board of Directors dated 02-05-2023. However, it could not be activated due to an acute shortage of staff in IESCO, which is currently operating with a 46% staff deficiency.

It is pertinent to mention that a Sub-office has already been functional at Kotli Satian, established prior to the formal approval of the Operation Sub-Division, as notified vide Additional DG (HR) order No. 1432-46/IESCO/DG(HR)/CB-323 dated 10-01-2017. This Sub-office continues to address customer-related issues to the extent possible with the limited available resources.

The Operation Sub-Division Kotli Satian will be activated once the human resource situation improves through recruitment initiatives currently under consideration by the BoD, in line with IESCO's internal planning and available resources.

سینیٹر فوزیہ ارشد: جناب چیئرمین! یہ وہی questions ہیں، یہ related ہیں، یہ inter-related questions بنے تھے اور وہ بار بار جیسے فرمارہے ہیں کہ وقت ضائع ہوگا وقت تو نہیں ضائع ہوتا اگر آپ کسی کو ایک معقول جواب دے کر مطمئن کرتے ہیں۔ بس میرا یہی کہنا ہے کہ لوگوں کو دقت ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ وہاں پر بجلی بند ہوتی ہے۔ ہماری کوئی رسائی نہیں ہے۔ ان کو کہا جاتا ہے کہ سٹاف کی کمی کی وجہ سے ہے۔ We cannot address your complaints اور جو urgency بھی ہوتی ہے اس وقت بھی the staff is not there اور ان کا جو complaint office and inquiry office ہے which is far away and it is not accessible.

Mr. Chairman: She is stressing the point.

ڈاکٹر طارق فضل چوہدری: جناب چیئرمین! گزارش یہ ہے بلکہ میں سیکرٹری صاحب کی بھی توجہ چاہوں گا کہ یہ ایک subject ہے۔ کوٹلی ستیاں کے لیے ایک sub-division منظور ہوا اور ابھی تک install کیوں نہیں ہو سکا اور operational کیوں نہیں ہوا۔ جناب چیئرمین! یہ ایک subject ہے اور اس سے متعلق چار سوال پوچھے گئے ہیں اور چاروں کے آج جواب آئے

ہیں۔ جناب چیئرمین ! میرا خیال ہے اگر یہ ایک سوال ہوتا تو that was sufficient کیونکہ specific area کو ٹلی ستیاں اس کا issue sub-division کا اور staff shortage کا یہ تین تھے اور یہ چار سوال ایک ہی subject میں پوچھے گئے ہیں۔ تو یہ میری ایک گزارش ہے۔ باقی ان شاءاللہ میں اس میں کوئی مزید بات میں add کر نہیں سکتا جو حقیقت ہے آپ کے سامنے رکھی ہے، جو staff کی کمی ہے وہ admission بھی بتائی ہے، way forward بھی بتایا ہے اور یہ بھی بتایا ہے کہ وہاں پر اس وقت کوئی ایسا crisis نہیں ہے کہ وہاں پر کوئی complaint management کا کوئی طریقہ نہیں ہے۔ That is there. لوگوں کی complaints بھی address ہو رہی ہیں، نئے meters بھی لگ رہے ہیں اور meters replace بھی ہو رہے ہیں، Transformers بھی replace ہو رہے ہیں۔ جناب چیئرمین ! وہاں پر ایسا کوئی crisis کا ماحول نہیں ہے کہ وہاں پر لوگوں کو problem ہو۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ سینیٹر محمد طلحہ محمود صاحب۔ آپ کا question آیا تھا مگر آپ حاضر نہیں تھے۔

سینیٹر محمد طلحہ محمود: اگر لے لیں تو میں ابھی اس پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: آپ کے لئے تو میں رکا ہوا ہوں۔ ورنہ تو یہ گزر چکا ہے۔

سینیٹر محمد طلحہ محمود: جناب چیئرمین ! بہت شکریہ۔ نوازش۔ Question number پڑھ دوں۔

جناب چیئرمین: یہ 38 ہوگا۔

(Def.) Question No. 38 **Senator Muhammad Talha Mahmood:** *Will the Minister for Energy (Power Division) be pleased to state:-*

(a) the number of complaints regarding faulty transformers in Lower & Upper Chitral received since July, 2022 indicating also the action taken on the same; and

(b) the number of out of order transformers in the said district at present and the time by which the same will be repaired or replaced?

Sardar Awais Ahmad Khan Leghari: (a) 1. It is intimated that total 64 distribution transformers of various capacities were

reported damaged during the period from July 2022 to August 2025 and have subsequently been replaced with healthy transformers at Lower Chitral.

T/F Capacity (kVA)	Demand (Nos.)	Replaced (Nos.)
25	03	03
50	30	30
100	21	21
200	10	10
Total	64	64

2. While in the case of Upper Chitral it is clarified that PESCO has no distribution network there. Distribution system in Upper Chitral falls under the authority of PEDO, and all related activities, including maintenance of lines, replacement of damaged transformers and billing are carried out by PEDO.

(b) Currently, no complaint regarding damaged distribution transformer is outstanding at PESCO H/Q in respect of Lower Chitral.

Mr. Chairman: Yes, please supplementary question.

سینیٹر محمد طلحہ محمود: جناب چیئرمین! اس کے اندر میری گزارش یہ ہے کہ اس سوال کا جو جواب دیا گیا ہے۔ یہ واپڈا سے متعلق سارے معاملات ہیں جس میں انہوں نے ذکر کیا کہ 64 کے قریب demands تھیں اور 64 replace ہو گئے ہیں۔ جناب چیئرمین! میرا خیال ہے کہ ان کے پاس information صحیح نہیں آئی ہے کیونکہ میں نے خود وہاں پر لوگوں کے behalf پر apply کیا ہے جو ابھی تک وہاں پر pending پڑا ہے کئی مہینوں سے بلکہ کافی عرصہ ہو گیا ہے۔ تو میں آپ سے درخواست کروں گا کہ اس وقت یہ واپڈا کا اتنا بڑا مسئلہ ہے کہ وہاں پر 50 KVA کا ٹرانسفارمر لگا ہوا ہے اور وہاں پر 200 KVA کی ٹرانسفارمر کی ضرورت ہے۔ جس علاقے اور جس جگہ سے گزر جاؤں وہاں پر واپڈا کا مسئلہ نظر آتا ہے۔ اس سوال کے جواب سے ایسے لگتا ہے جیسے وہاں پر کوئی problem نہیں ہے حالانکہ وہاں پر لوگ بجلی کا بل دیتے ہیں۔ وہاں پر چوری یا اس طرح کا کوئی مسئلہ نہیں ہے پھر بجلی وہاں پر باقاعدہ تیار ہو رہی ہے جو نیشنل گرڈ کو سپلائی ہوتی ہے اور اتنی زیادہ وہاں پر بجلی کی requirement بھی نہیں ہے لیکن اس کے باوجود اس وقت بھی وہاں پر

تقریباً پانچ سے چھ گھنٹے کی لوڈ شیڈنگ سردی کے اندر چل رہی ہے۔ میں آپ سے گزارش کروں گا کہ میرے اس سوال کو کمیٹی کے اندر بھیجا جائے۔ اس کے اندر بہت سارے shortcomings ہیں۔ میری آپ سے بہت زیادہ درخواست ہوگی کہ آپ اس کو کمیٹی کو refer کر دیں۔ میں اس کے اندر پورے facts and figures کے ساتھ سینیٹ کمیٹی کے سامنے آؤں گا اور وہاں کے لوگ آپ کو دعائیں دیں گے جو اس وقت وہاں پر متاثر ہو رہے ہیں۔ نہ وہاں پر ٹرانسفارمر ہے، نہ وہاں پر بجلی کے معاملات ٹھیک ہیں، نہ وہاں پر جو communication کے حوالے سے تاروں کی ضرورت تھی وہ بھی نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: منسٹر صاحب خود آگئے ہیں کوئی سوال ہے تو ان سے کریں۔

سینیٹر محمد طلحہ محمود: جناب چیئرمین! میں اس میں صرف یہ کہتا ہوں کہ اس سوال کا جواب جو دیا گیا یہ پورا نہیں دیا گیا۔

Mr. Chairman: You can repeat again. Minister is sitting.

ڈاکٹر طارق فضل چوہدری: جناب چیئرمین! گزارش یہ ہے کہ معزز سینیٹر صاحب کا میں شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے Lower and Upper چترال میں واپڈا اور electricity کے حوالے سے جو issues ہیں ان کی نشان دہی کی ہے اور انہوں نے جو سوال پوچھا ہے میں پڑھ دیتا ہوں کیونکہ انہوں نے ساتھ یہ بھی Chair سے request کی ہے کہ اس سوال کو کمیٹی کو refer کیا جائے۔ جناب چیئرمین! تو میری گزارش ہے کہ اس کی ضرورت نہیں ہے۔ اس لیے کہ سوال بڑا precise ہے۔ منسٹر صاحب! میں آپ کی منسٹری کا جواب دے رہا ہوں۔ آپ توجہ تو کریں۔ جناب چیئرمین! سوال یہ ہے:

> "The number of complaints regarding faulty transformers in Lower and Upper Chitral received since July, 2022 indicating also the action taken on the same."

جناب چیئرمین! اس کا بڑا precise جواب دیا گیا ہے۔ ایک تو جو انہوں نے کہا کہ اس جواب میں یہ لگتا ہے کہ وہاں پر کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ جناب چیئرمین! ایسا بالکل نہیں ہے۔ جو مسائل

ہیں وہ جواب کے اندر with facts and figures موجود ہیں۔ ہم نے بتایا ہے کہ کس capacity کے کتنے Transformers اس عرصے کے اندر خراب ہوئے ہیں۔ They were 64, all were replaced. وہ اعداد و شمار ہم نے چھپائے نہیں ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ problem تھا اور وہ resolve ہو چکا ہے۔ باقی جو انہوں نے پوچھا اپر چترال کا وہ بھی ہم نے بتا دیا ہے کہ وہاں پر دو companies کا اس وقت Distribution network ہے PESCO کا اور PEDO کا۔ تو وہاں پر ابھی کوئی ایسا Transformer pending نہیں ہے۔

جناب چیئرمین! دوسرے سوال کے حصے میں انہوں نے پوچھا ہے کہ damaged distribution Transformers کی جو complaints ہیں وہ pending ہیں۔ Sir, there is no complaint pending. جواب بالکل clear ہے۔ اس کو refer کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ باقی over and above کوئی شکایت اگر ان کو ہے Load shedding کے حوالے سے تو پہلی بات یہ ہے کہ وہ different question ہے لیکن میں یہ بتادوں کہ پاکستان بھر میں unannounced load shedding بالکل نہیں ہو رہی۔ یہ ایک policy statement ہے کہ there is no unannounced load shedding in any area of Pakistan. باقی جہاں پر کوئی load shedding ہے۔

(مداخلت)

ڈاکٹر طارق فضل چوہدری: میں عرض کرتا ہوں کہ unannounced نہیں ہو رہی۔ میں نے کہا ہے۔ جناب چیئرمین! unannounced نہیں ہو رہی۔ Announced ہو رہی ہے اور وہ کیوں ہو رہی ہے میں اس کی وجہ بتا دوں۔ اگر سن لیں تو announced ہو رہی ہے۔ آپ مجھے پوری بات تو کرنے دیں۔ Unannounced نہیں ہو رہی ہے اور جو کوئی ہو رہی ہے ان areas میں ہو رہی ہے جہاں بجلی چوری ہو رہی ہے۔ جن distribution lines میں losses کی percentage ہے اسی percentage سے وہاں پر load shedding ہو رہی ہے جو ایک گھنٹے سے لے کے کوئی چھ یا آٹھ گھنٹے تک ہے اور وہ proportion ہے جتنی line

losses ہیں، جتنی وہاں پر theft ہے۔ Unannounced load shedding پاکستان کے کسی حصے میں نہیں ہو رہی ہے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: سینیٹر محمد طلحہ محمود صاحب۔

سینیٹر محمد طلحہ محمود: محترم ہے منسٹر صاحب۔ منسٹر صاحب کے پاس جو details ہیں وہ نیچے سے آئی ہیں۔ میں یہ کہنا چاہ رہا ہوں کہ ان details میں فرق ہے۔ میرے Telephone میں letter موجود ہے جس کے اندر Transformer نہیں لگا ہے اور ایک نہیں ہے کئی Transformers ہیں جو نہیں لگے ہیں۔ آپ کیسے اتنے confidence سے بات کر رہے ہیں۔ میرے ساتھ Committee میں میرے سامنے بیٹھیں۔ میں آپ کو بتاتا ہوں کہ وہاں پر کیا کیا مسائل ہیں۔ وہاں پر even دو districts ہیں، اپر چترال اور لوئر چترال۔ Even وہاں پر Transformer ٹھیک کرنے کے لیے بھی لاکھ روپے کا کرایہ دے کر اس کو وہاں سے چکدرہ لے جانا پڑتا ہے۔ دو districts ہیں وہاں پر آپ کے پاس مرمت تک کی تو جگہ نہیں ہے۔ آپ میرے ساتھ بیٹھ جائیں Committee کے اندر میں آپ کو سارا guide کرتا ہوں۔ میں دعویٰ سے کہہ رہا ہوں کہ آپ کے سوال کا جواب غلط ہے۔ آپ جو بات کر رہے ہیں۔ آپ information کے اوپر بات کر رہے ہیں۔ میں حقیقت کے اُوپر اور practical کے اُوپر بات کر رہا ہوں۔ میرے ساتھ بیٹھ جائیں Committee کے اندر میرے سامنے، میں letter رکھوں گا آپ کے سامنے اور میں یہ بھی بتاؤں گا کہ کتنے سال سے وہ Transformers pending پڑے ہیں۔ میرے ساتھ آپ گاڑی میں بیٹھیں اور جا کر دکھائیں مجھے کہاں پر یہ 64 Transformers لگے ہیں۔ وہاں پر کوئی 64 Transformers پورے نہیں لگے ہیں۔ وہاں پر جہاں سے گزرو وہاں پر Transformer کے problem ہے۔ 200 KVA Transformer کی ضرورت ہے۔ 50 KVA Transformer لگا ہے۔ 25 KVA Transformer لگا ہے۔

Mr. Chairman: Let be hear from the Minister. Yes, Minister Sahib.

سردار اویس احمد خان لغاری (وزیر برائے انرجی): جناب چیئرمین! میں آپ کی اجازت سے دو تین چیزوں کے بارے میں عرض کرنا چاہوں گا۔ ایک تو بہت مہربانی کہ

Parliamentary Affairs کے منسٹر صاحب نے میرے سوالات کے جوابات دیئے۔ میں نے ان سے خود گزارش کی تھی۔ I was busy with the Russian Energy Inter Governmentally Commission تھا اور آپ کے Minister, ہمارا Office کو ہم نے اطلاع دی تھی۔ اس لئے مجھے ذرا دیر ہو گئی۔ ابھی ہمارا وہ official business ختم ہوا ہے۔ جب میں ابھی اپنے Chamber میں آیا تو میں نے screen کے اوپر دیکھا کہ ایک سینیٹر صاحبہ Customer care کے متعلق سوال کر رہی تھی کہ لوگ کہاں جائیں، کہاں complaint کریں یا نہ کریں۔ یہ جتنے بھی offices آپ بنالیں اور جو اس وقت تمام Distribution system کے اندر تمام companies کا جو complaint کا registry system ہے وہ اس وقت صرف محض کاغذات کے اندر exist کرتا ہے۔ تو لوگ جاتے ہیں complaint کرتے ہیں یا phone پر ایک bill کے اوپر ایک XEN کا number یا SDO کا دیا ہوتا ہے جو کبھی کوئی اٹھاتا نہیں ہے۔ ہمیشہ busy ہوتا ہے۔ اس پورے نظام کو ہم نے پچھلے تین چار مہینوں میں بہت محنت کرکے، complaints کا 118 کا نمبر ہے for all customers across the country. ہم نے اس کے کال سینٹر کے اندر کوئی 600 seats across the country add کی ہیں۔ جو بھی complaint ہو گی، ایک complaint number دیا جائے گا اور جس طرح آپ کا 15 کا emergency services کے لیے کال سینٹر ہوتا ہے اور جس طرح 1122 کا ایک emergency کا سسٹم ہے، اس سے بھی بہتر سسٹم ہوگا۔

میں آپ کے توسط سے تمام معزز سینیٹرز کو invite کرنا چاہوں گا کہ کل تین بجے، نماز جمعہ کے بعد اسلام آباد میں اس کو launch کیا جائے گا۔ یہ محض اتفاق ہے کہ آپ کے ہاؤس کے اندر آج ہی مجھے اس معاملے پر بات بھی کرنا پڑی، کل دوپہر کو تین بجے we are going to launch a proper scientifically architecture complaint system. آپ کی جو بھی شکایت جائے گی، اس کو حل کیا جائے گا۔ آج جو شکایت جاتی ہے اس کا کوئی پرسانِ حال نہیں ہوتا، اس کا کوئی رجسٹریشن نمبر نہیں ملتا، complaint نمبر نہیں ملتا۔ بات یہ ہے کہ regulator کی دی ہوئی ہر قسم کی complaint کے پیچھے ایک خاص

timeframe ہے جو ہمارے consumer service manual کے اندر ہے اور آج تک پاکستان کی تاریخ میں کوئی بھی حکومت میں اس customer care کی پابندی نہیں کر سکی۔ This 118 system will be an accountability-based system. ہر شکایت جو اس نمبر پر جائے گی، all the way down to the line man، وہ اگلے ایک گھنٹے کے اندر assign کی جائے گی۔ اس لائن مین کا کام ہو گا کہ وہ اپنے دیے ہوئے وقت کے اندر جو نیپرا کے consumer service manual کے مطابق ہے، اس کو resolve کرے، اس کی تصویر کھینچے، اس کا ثبوت پیش کرے اور واپس اپنے سسٹم کے اندر upload کرے۔ اس کے ساتھ robotic calls کے ذریعے اس customer کو واپس جواب دیا جائے گا۔ کل تین بجے ہم اس کا افتتاح کر رہے ہیں۔ ہم امید رکھتے ہیں، یہ ضروری نہیں ہے کہ ایک دن میں سارا سسٹم ٹھیک ہو جائے گا لیکن accountability شروع ہو گی۔ ہمارے employees کے اوپر ایک pressure ہو گا اور ہمیں معلوم ہو گا کس employee نے کتنی customers کی complaints کو صحیح وقت میں پورا کیا یا نہیں۔

دوسری بات جس کے متعلق معزز سینیٹر صاحب بات کر رہے تھے، جس کو جناب وزیر پارلیمانی امور نے واضح کرنے کی کوشش کی، اس کاغذ کے اوپر جو اس معزز ایوان کے سامنے پیش کیا گیا ہے، I stand by this statement absolutely and I am personally responsible اگر سینیٹر صاحب کا claim صحیح ہو اور ہماری وزارت کا اس کاغذ پر لکھے ہوئے number of transformers جو ہمارا claim ہے۔ I personally will be responsible for this in front of this House. اگر ان کو اس کے کوئی مزید ثبوت چاہییں تو ہمارا دفتر حاضر ہے۔ یہ کل صبح ہمارے دفتر آ جائیں اور اس کے جتنے بھی مزید ثبوت ہیں کہ کس کس گاؤں میں، کون سی HT line کے اوپر، کون سا ٹرانسفارمر لگا یا نہیں لگا، وہ ان کو دے دیے جائیں گے۔ اس کے علاوہ اگر انہیں کوئی اور بھی ثبوت چاہییں تو ہم اس کے لیے بھی تیار ہیں۔ یہ ایک معزز ایوان ہے، یہ پارلیمان کا ایوانِ بالا ہے، اس میں ہم غلط statements کس طرح دے سکتے ہیں۔

جناب چیئرمین: طلحہ محمود صاحب! اس محکمے کی اسٹینڈنگ کمیٹی کے چیئرمین محسن عزیز صاحب ہیں، انہوں نے resign کیا ہوا ہے تو اب بہتر ہوگا کہ کل تین بجے ایک complaint کے اوپر میٹنگ ہو رہی ہے، آپ یہ complaints وہیں دے دیں۔ He assures you کہ جو آپ کی complaints ہیں، ان پر نظر ثانی کی جائے گی۔

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب چیئرمین! کل اسلام آباد میں اگر معزز سینیٹر صاحب میرے دفتر آنا چاہیں، ان کی پوری تسلی کروانے کے لیے، as per the statement given in the House میں بالکل حاضر ہوں۔

جناب چیئرمین: اسٹینڈنگ کمیٹی موجود نہیں ہے۔ سینیٹر قرۃالعین مری صاحبہ۔

(Def.) Question No. 47 **Senator Quratulain Marri:** *Will the Minister for Energy (Petroleum Division) be pleased to state:*

(a) whether it is a fact that Member (Gas), in OGRA is also presently serving as Senior General Manager in SNGPL, if so, the reasons thereof; and

(b) the steps taken or being taken by the Government to ensure that such appointments do not create conflict of interest and compromise OGRA's independence?

Mr. Ali Pervaiz Malik: The post of Member (Gas) in OGRA is vacant, no Member or any officer of OGRA is serving against any position of SNGPL, including the position of Senior General Manager.

(b) The Cabinet Division being appointing authority of OGRA members have finalized the process for appointment on merit through its committee and submitted for approval of the Honorable Prime Minister of Pakistan for appointment of member gas in OGRA, which will be appointed soon.

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے آپ کا؟

Senator Qurat-Ul-Ain Marri: Yes sir. I want to ask, Will the Minister for Energy (Petroleum Division) be pleased to state:

(a) whether it is a fact that Member (Gas), in OGRA is also presently serving as Senior General Manager in SNGPL, if so, the reasons thereof;

(b) the steps taken or being taken by the Government to ensure that such appointments do not create conflict of interest and compromise OGRA’s independence?

Mr. Chairman: Yes, Minister.

جناب علی پرویز ملک: چیئرمین صاحب! یہ جو سینیٹر صاحبہ کا سوال ہے، I can confirm on this forum کہ کوئی SNGPL کا ملازم OGRA کے اندر ممبر گیس کی ذمہ داری نہیں نبھارہا۔ In fact, that position is vacant and the acting charge is with Member (Oil). The interview process has been completed and the summary has been sent to the Prime Minister’s office. Once it is cleared from Prime Minister’s office, that will be sent to the Cabinet for confirmation. لہٰذا، وہاں پر ایسی کوئی violation نہیں ہے کہ کوئی SNGPL کا آدمی regulator کے طور پر کام کر رہا ہے۔ بہت شکریہ۔

Mr. Chairman: Any other question? Thank you. The question hour is over. Do you want to as a supplementary question?

سینیٹر محسن عزیز: منسٹر صاحب چونکہ یہاں موجود ہیں، میں ان کی موجودگی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے سوال کرنا چاہ رہا تھا۔ آج پھر یہ آرہا ہے کہ گیس کی prices further increase ہو رہی ہیں۔ یہ آخر کہاں پر جا کر رکیں گی اور یہ increase کیوں ہو رہا ہے؟

جناب چیئرمین: جی منسٹر صاحب۔

جناب علی پرویز ملک: جناب! معزز سینیٹر صاحب نے جس خدشے کی طرف اشارہ کیا ہے، اس کا اس سوال کے ساتھ تو کوئی تعلق نہیں ہے لیکن میں بتانا چاہوں گا، OGRA نے اپنی revenue کی determination کر لی ہے۔ میں گزارش یہ کروں گا کہ اس پر ایک دفعہ نظر ڈال لیں۔ اس کے اندر کوئی major ردّوبدل نہیں ہے۔ میرے خیال میں اس میں کوئی بڑی تبدیلی نہیں آرہی۔ اس حوالے سے OGRA نے اس کی confirmation بھی دے دی ہے۔ باقی within the slab چونکہ revenue requirement تو اتنی کوئی تبدیل نہیں

ہو رہی، اگر کوئی تھوڑا بہت ردّوبدل ہوا تو وہی ہوگا، کوئی meaningful change نہیں آ رہی۔ بہت شکریہ۔

Mr. Chairman: Thank you.

(Def.) Question No. 2 **Senator Dr. Zarqa Suharwardy Taimur:** *Will the Minister for Energy (Power Division) be pleased to state:*

(a) the number of electricity theft cases registered in the country during the period from January 2022 to December 2024 with province-wise break-up;

(b) the details of the legal action taken against the individuals involved in electricity theft during the said period; and

(c) whether the amount recovered as penalties from the offenders is utilized under any specific head, if so, the details of the same?

Sardar Awais Ahmad Khan Leghari: (a) A province-wise summary of electricity theft from January 2022 to December 2024 indicating the number of FIRs registered, persons arrested, total units charged, detection bills raised, and amounts recovered is tabulated below:

DISCOs/ Provinces	No. of FIRs registered	No. of persons arrested	Total units charged (kWh in million)	Total amount of detection bill charged (Rs. in Million)	Total amount of detection bills recovered (Rs. in Million)	%age Recovery
LESCO	171,178	50,123	187	7,069	4,035	57.08
GEPCO	16,124	12,732	21	920	871	94.62
FESCO	15,397	13,116	36	1,684	1,342	79.69
IESCO	3,427	2,426	17	800	702	87.66
MEPCO	46,181	37,180	75	3,066	2,368	77.25
PUNJAB	252,307	115,577	336	13,539	9,317	68.82
PESCO	39,848	10,988	79	3,158	690	21.84
TESCO	264	24	1	39	23	60.49
KPK	40,112	11,012	80	3,196	713	22.31
HESCO	8,181	295	50	1,384	191	13.82
SEPCO	8,507	2,024	18	626	283	45.30
SINDH	16,688	2,319	68	2,010	475	23.62
QESCO (BALUCHISTAN)	650	209	17	906	856	94.50
Total All DISCOs	**309,757**	**129,117**	**501**	**19,651**	**11,361**	**57.81**

(b) As mentioned in the above table, 309,757 FIRs were registered during the period from January 2022 to December 2024.

(c) The recovered amount from detection bills is released through the respective electricity bills and is deposited into the DISCOs' revenue accounts. These funds are not allocated under any specific head.

(Def.) Question No. 10 **Senator Mohammad Abdul Qadir:** *Will the Minister for Energy (Power Division) be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to establish over 3,000 EV charging stations in the country by the end of the current year, if so, the details thereof indicating also the names of departments responsible for their establishment and monitoring?*

Sardar Awais Ahmad Khan Leghari: The Electric Vehicle Charging Infrastructure (EVCI) and Battery Swapping Stations (BSS) Regulations have been duly approved and notified

by the Federal Government through S.R.O 1646(I)/2024, dated 24th October 2024, under the mandate of the National Energy Efficiency and Conservation Authority (NEECA), Ministry of Energy (Power Division). Pursuant to these regulations, a total 72 EVCI licenses have been issued to date.

In line with the Draft New Energy Vehicle Policy prepared by the Ministry of Industries and Production, the national target is to deploy 3,000 Electric Vehicle Charging Stations across the country over a five-year period (2025-2030). For the current fiscal year, the target is to deploy 240 charging stations. The stations will he established under private sector participation.

The departments responsible for establishment of EV charging stations are Ministry of Industries and Production, NEECA, Ministry of Energy (Power Division), National Electric Power Regulatory Authority (NEPRA), and Distribution Companies.

(Def.) Question No. 41 **Senator Rana Mahmood Ul Hassan:** *Will the Minister for Energy (Power Division) be pleased to state:*

(a) the details regarding current stock of circular debt indicating also the payables to IPPs, public-sector generators, and fuel suppliers;

(b) the details of monthly build-up or reduction trends in circular debt since July 2024 indicating also dis-aggregated by generation cost shortfalls, subsidy delays, and recovery gaps; and

(c) the steps taken or being taken by the Government to address the issue of circular debt?

Sardar Awais Ahmad Khan Leghari: (a) The current stock of Circular Debt (CD) as of 31st Aug. 2025 is Rs. 1,594 billion. Details are attached as **Annex-I.**

(b) Progressive month wise increase / decrease in CD is indicated at **Annex-II.** With timely tariff adjustments, there is no generation cost shortfalls. Subsidies were released as per due process. During FY-25, the excess losses and recovery gaps of DISCOs were Rs. 398 billion as compared to Rs. 591 billion in FY-24, representing substantial improvement.

(c) To effectively manage circular debt, the Government prepares Circular Debt Management Plan (CDMP) every year,

outlining key issues, action matrices, and mechanisms for effective monitoring.

During FY 2024-25, through improved governance, enhanced oversight, accountability, and performance enforcement in DISCOs, the inefficiencies (excess losses and under recoveries) were reduced by Rs. 193 billion, compared FY 2023-24.

Government's re-negotiation with IPPs resulted in waiver of Late payment Interest of Rs 259 billion, helping to reduce CD.

Strengthened Macro Economic Parameters including exchange rate and interest rate has also helped to keep CD controlled.

Going forward, Government of Pakistan aims to refinance current CD stock at cheaper rates with elimination of the remaining stock within 6 years without any additional burden to consumers.

Annex-I

Circular Debt Details as of (PKR Billion)	Aug 25
Payable to Power Producers	842
GENCOs' payable to fuel suppliers	92
Amount Parked in PHL	660
Total	**1,594**

Annex-II

Circular Debt Details as of (PKR Billion)	FY 24	Jul 24	Aug 24	Sep 24	Oct 24	Nov 24	Dec 24	Jan 25	Feb 25	Mar 25	Apr 25	May 25	Jun 25	Jul 25	Aug 25
Payable to Power Producers	1,600	1,561	1,696	1,688	1,632	1,608	1,615	1,673	1,755	1,633	1,649	1,711	861	908	842
GENCOs' payable to fuel suppliers	110	107	101	96	89	90	86	88	82	79	79	76	93	93	92
Amount Parked in PHL	683	683	683	683	683	683	683	683	683	683	683	683	660	660	660
Total	2,393	2,351	2,480	2,467	2,404	2,381	2,384	2,444	2,531	2,396	2,411	2,470	1,614	1,661	1,594
Increase / (decrease) in Circular Debt		(42)	87	73	11	(12)	(9)	50	138	2	18	77	(780)	47	(20)

(Def.) Question No. 46 **Senator Muhammad Aslam Abro:** *Will the Minister for Energy (Power Division) be pleased to state:*

(a) the names of Ministries, Divisions and other Government Departments / Organizations against which electricity bills are outstanding as on 1st September, 2025 indicating also the amount pending against each; and

(b) *the step taken or being taken by the Government to recover the said amount indicating also the time by which the same will be recovered?*

Sardar Awais Ahmad Khan Leghari: (a) The receivables against Government Department as on 31-08-2025 are as under:

Federal Govt.	**Amount (Rs. Million)**
Federal Govt. Departments	36,404
AJ&K	63,597
Autonomous Bodies	19,964
Local Bodies	6,348
Total	126,313
Provincial Govt.	**Amount (Rs. Million)**
Provincial Govt. departments	68,320
Autonomous Bodies	20,647
Local Bodies	7,308
City Dist. Govt	12,306
T-M-A	35,292
Total	143,873
Total Govt Receivables	**270,186**

DISCOs wise information with the names of Ministries, Divisions and other Government Departments / Organizations is attached as **Annex A.**

Moreover, detailed list of Government department defaulters as on 31-08-2025, is attached as **Annex-B**.

(b) To recover outstanding electricity dues from Federal and Provincial government departments, the following measures have been undertaken:

1. Issuance of Notices: Regular reminders and formal notices are issued to the concerned departments to ensure timely payment of outstanding bills.
2. Inter-Departmental Coordination: DISCOs coordinate and reconcile with departments to facilitate clearance of dues.

3. Disconnection in Case of Non-Payment: In cases of persistent non-payment, electricity supply is disconnected in accordance with NEPRA regulations, as outlined in the Consumer Service Manual.
4. Strategic Roadmap and Recovery Plans: DISCOs have signed a Strategic Roadmap focused on improving recovery performance, among other KPIs. Structured recovery plans, including phased payment schedules, are being implemented and regularly' monitored.
5. Establishment of DISCO Support Units (DSUs): The first DISCO Support Unit (DSU) was established in MEPCO on 25-07-2024 to expedite recovery efforts and strengthen the anti-theft campaign. The DSU comprises the CEO MEPCO, officers from the FIA, IB, district administration, and civil armed forces. Building on MEPCO's success, Discos Support Units were subsequently established in HESCO & SEPCO on 09-01-2025, LESCO on 13-01-2025 and HAZECO on
21-04-2025. DSUs for other DISCOs are under consideration.
6. Further, it is informed that Tehsildar Recovery have been posted in all DISCOs to further strengthen the receivable recovery.

Notably, in FY 25, the recovery percentage from government departments was 95.13% showing an improvement of 4.9% as compared to 90.26% in FY 24.

(Annexures have been placed in Library and on the Table of the mover/concerned Member)

Leave of Absence

Mr. Chairman: Senator Faisal Saleem Rehman has requested for the grant of leave from 7th to 13th November, 2025 during the 355th session due to personal engagements. Is leave granted?

(The leave was granted)

Mr. Chairman: Senator Syed Ali Zafar has requested for the grant of leave for 12th November, 2025 during the 355th session due to personal engagements. Is leave granted?

(The leave was granted)

Mr. Chairman: Senator Fawzia Arshad has requested for the grant of leave for 12th November, 2025 during the 355th session due to personal engagements. Is leave granted?

(The leave was granted)

Mr. Chairman: Senator Qurat-Ul-Ain Marri has requested for the grant of leave for 12th November, 2025 during the 355th session due to personal engagements. Is leave granted?

(The leave was granted)

Mr. Chairman: Senator Mashal Azam has requested for the grant of leave for 12th November, 2025 during the 355th session due to personal engagements. Is leave granted?

(The leave was granted)

Mr. Chairman: Senator Dr. Zarqa Suharwardy Taimur has requested for the grant of leave for 7, 8, 13 and 14th November, 2025 during the 355th session due to personal engagements. Is leave granted?

(The leave was granted)

Mr. Chairman: Senator Rahat Jamali has requested for the grant of leave for 27th and 28th November, 2025 during the current session due to personal engagements. Is leave granted?

(The leave was granted)

Mr. Chairman: Senator Liaqat Khan Tarakai has requested for the grant of leave for the whole 356th session due to illness. Is leave granted?

(The leave was granted)

جناب چیئرمین: میں آپ کو time دیتا ہوں۔ سینیٹر علی ظفر صاحب۔ اچھا ایسے کریں آپ پہلے بات کر لیں۔ یہ اب میری مجبوری ہے۔

Point raised by Senator Faisal Javed regarding denial of permission to meet with founder of the PTI

سینیٹر فیصل جاوید: جناب چیئرمین! آپ کا بے حد شکریہ۔ میں یہاں پر ایک issue پر بات کرنا چاہتا ہوں۔ یہ urgent نوعیت کا issue بھی ہے۔ اس وقت پوری قوم تشویش میں مبتلا ہے۔ کئی ہفتوں سے عمران خان صاحب کو isolation میں رکھا گیا ہے۔ ان سے کسی قسم کی کوئی ملاقات نہیں کروائی جا رہی۔ Jail Manual کے مطابق اور عدالت کے متعدد احکامات کے باوجود، ان کے family members, ان کی بہنیں اور ساتھ میں بشریٰ بی بی جو کہ قید میں ہیں، کسی سے بھی بات نہیں کرائی جا رہی اور نہ ہی ملاقات کرائی جا رہی ہے۔ ہم بار، بار یہاں سے demand بھی کرتے رہے کہ عمران خان کے ذاتی معالج چاہے وہ ڈاکٹر فیصل سلطان ہوں یا پھر ڈاکٹر عاصم، ان سے ان کی ملاقات کرائی جائے لیکن وہ بھی نہیں کرائی جا رہی۔ پارٹی کے کسی بھی ممبر اور کوئی وکیل سے بھی ان کی ملاقات نہیں کرائی گئی۔

(اس موقع پر جناب پریذائیڈنگ آفیسر سینیٹر شہادت اعوان کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی سینیٹر فیصل جاوید۔

سینیٹر فیصل جاوید: جناب! عمران خان کو گزشتہ کئی ہفتوں سے complete isolation میں رکھا گیا ہے جو بنیادی انسانی حقوق کی خلاف ورزی ہے، یہ عدالتی احکامات کی خلاف ورزی ہے، اپنا ہی بنایا ہوا جو Jail Manual ہے، اس کی خلاف ورزی ہے اور Pakistan Prison Rules کی بھی خلاف ورزی ہے۔ کسی بھی قیدی کو اس طرح سے نہیں رکھا جا سکتا ہے لہٰذا یہاں سے ہمارے تمام سینیٹرز ایک بار پھر یہ demand کرتے ہیں بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ اس میں تو سب کو شامل ہونا چاہیے کہ کیا وجہ ہے کہ ان کی صحت کے حوالے سے اتنی تشویش پائی

جاتی ہے۔ کچھ خبریں بھی گردش کر رہی ہیں لہٰذا ہم چاہتے ہیں کہ فی الفور ان کے ڈاکٹر، ان کے وکیل اور ان کی فیملی تک انہیں رسائی دی جائے تاکہ اس تشویش کی حالت سے لوگ باہر نکلیں۔ چونکہ آپ چیئرمین صاحب custodian of the House ہیں اور یہاں سے ہم ممبرز آواز اٹھا رہے ہیں لہٰذا آج آپ یہیں سے ان کی صحت کے حوالے سے کوئی حکم جاری کریں۔ آج بھی وزیر اعلیٰ جن کا نام لسٹ میں ہے، جو ملاقات کے لیے بار بار جا رہے ہیں، elected Chief Minister of Khyber Pakhtunkhwa بار بار وہاں جاتے ہیں، ان کی بھی ملاقات نہیں کرائی جاتی۔

(اس موقع پر ایوان میں اذان مغرب سنائی دی)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی سینیٹر فیصل جاوید۔

سینیٹر فیصل جاوید: ہمیں یہاں سے جواب چاہیے کہ کس قانون کے تحت عمران خان صاحب سے کسی قسم کی کوئی بھی ملاقات نہیں کرائی جا رہی ہے۔ محمد زبیر جو گورنر سندھ اور نواز شریف کے spokesperson تھے، وہ بتاتے ہیں کہ نواز شریف جب جیل میں تھے، ہر ہفتے سو سے ڈیڑھ سو لوگ ان سے آرام سے ملاقات کرتے تھے اور کسی عدالت سے کسی بھی قسم کی کوئی اجازت کی ضرورت نہیں ہوتی تھی اور کوئی مسئلہ ہی نہیں ہوتا تھا تو مجھے یہ بتائیں کہ کیوں عمران خان کو complete isolation میں رکھا گیا ہے۔ کم از کم ان کے ڈاکٹر کو ان سے ملنے دیا جائے۔ پوری عوام میں تشویش پائی جاتی ہے اور ہمیں ابھی یہاں سے جواب چاہیے کہ کیا وجہ ہے، وہ کون سا قانون ہے اور وہ کون سے Prison Rules ہیں جن کے تحت انہوں نے یہ کیا ہوا ہے۔ ان کی بہنیں ان سے وہاں ملاقات کے لیے جاتی ہیں لیکن گھنٹوں سڑک پر بیٹھی رہتی ہیں اور کوئی ملاقات نہیں کرائی جاتی۔ بچوں سے بھی عمران خان کی بات نہیں کرائی جاتی۔ کورٹ نے بھی orders دیے ہیں اور ہمارے پاس ایک نہیں، دو نہیں، تین نہیں، بلکہ تمام تر اور متعدد Court orders موجود ہیں۔ دو سال سے زیادہ کا عرصہ ہو گیا ہے اور ہم کوشش کر رہے ہیں لیکن ہماری ملاقات نہیں ہونے دیتے اور political لوگوں کی ملاقات بھی نہیں ہونے دیتے۔ اب کئی ہفتوں سے ان کے وکیل بھی انہیں مل نہیں پا رہے تو یہاں سے ہمیں جواب چاہیے۔ جو یہ کر رہے ہیں، ان میں سے یہ ایک چیز بھی justify کر سکتے ہیں؟ یہ کسی صورت ہمیں قابل قبول نہیں لہٰذا

اگلے 24 گھنٹوں کے اندر، اندر عمران خان سے ملاقات کروائی جائے اور یہاں سے یہ ہماری demand ہے، شکریہ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: شکریہ۔ میرے خیال میں Minister of State for Interior سینیٹر طلال چوہدری صاحب یہاں موجود ہیں۔ اگر وہ کچھ بتانا چاہیں یا جواب دینا چاہیں تو بات کریں۔ جی سینیٹر طلال چوہدری صاحب۔

(مداخلت)

Senator Muhammad Tallal Badar, MOS for Interior and Narcotics Control

سینیٹر محمد طلال بدر (وزیر مملکت برائے داخلہ و انسداد منشیات): بہت شکریہ، جناب چیئرمین! گزارش یہ ہے کہ جو جیل کی activity ہوتی ہے، وہ Jail Manual سے ہوتی ہے۔ وہ اس وقت پاکستان کی تاریخ کا سب سے وی آئی پی قیدی ہے یعنی دیسی مرغے۔۔۔

(اس موقع پر سینیٹر مشال اعظم اپنی نشست پر کھڑی ہو کر احتجاج کرنے لگیں)

سینیٹر محمد طلال بدر: گزارش یہ ہے کہ یہ مجھے جواب تو دینے دیں۔۔۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سینیٹر صاحبہ، براہ مہربانی انہیں جواب تو دینے دیں۔ اس کے بعد آپ بات کر لیجیے گا۔

سینیٹر محمد طلال بدر: گزارش یہ ہے کہ اس وقت ان کے پاس۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سینیٹر صاحبہ، آپ اپنی باری پر بول لیجئے گا۔ جی منسٹر صاحب، بولیں۔

سینیٹر محمد طلال بدر: گزارش یہ ہے کہ ان کے پاس چھ بڑی barracks ہیں، exercise machines ہیں، ایک cook ہے اور دیسی مرغے بنتے ہیں۔ مجھے یہ بتائیں کہ پاکستان کا کوئی قیدی جس کے پاس دیسی مرغے، exercise machines, اپنا cook, اپنا ڈاکٹر، اپنا ٹی وی، اپنا physio ہو۔ جناب، اس کے بعد اگلی بات کہ یہ جو ملاقاتیں ہیں۔۔۔

(اس موقع پر پی ٹی آئی ممبران اپنی نشستوں پر اٹھ کر احتجاج کرنے لگے)

سینیٹر محمد طلال بدر: اب یہ سچ سننا نہیں چاہتے۔ سچ بول کے ان لوگوں کو یہ پتا چلے گا۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: .Order in the House منسٹر صاحب کو بولنے دیں۔ آپ لوگ تشریف رکھیں۔

(مداخلت)

سینیٹر محمد طلال بدر: گزارش یہ ہے کہ ملاقاتوں کے حوالے سے میں یہ کہوں گا کہ ان کی legal team علیحدہ ملاقات کرتی ہے۔ ان کے گھر والے علیحدہ ملاقات کرتے ہیں۔ اس کے بعد ان کی فیملی علیحدہ ملاقات کرتی ہے۔ آج تک تاریخ میں کسی کی اتنی ملاقاتیں نہیں ہوئی ہیں۔ یہ ہائی کورٹ میں گئے ہوئے ہیں۔ ہائی کورٹ میں کون ہو سکتا ہے کہ وہ توہین عدالت میں اپنی نوکری سے بھی جائے اور حکومت بھی ایسا کرے۔ یہ بھی عدالت میں ہوتے ہیں اور عدالت کے حکم اور اس کی oversight بھی ہے۔ Jail Manual بھی ہے۔ اگر سیاسی ڈرامہ لگانے کے لیے اور یہ تو by-election بھی ہار گئے، سیاست میں رہا کچھ نہیں، ہر جگہ سے، performance ہے کچھ نہیں تو اب ڈرامہ کرنے کے لیے یہ ایک کام ہے۔

(پی ٹی آئی ممبران اپنی نشستوں پر احتجاج کرتے رہے)

سینیٹر محمد طلال بدر: ڈرامے کے لیے انہوں نے جیل رکھی ہوئی ہے۔ وہاں چار لوگ بیٹھ جاتے ہیں اور میڈیا کو ڈرامہ دکھاتے ہیں۔ آپ کورٹ میں گئے ہوئے ہیں اور ابھی دوبارہ کورٹ جائیں ورنہ Jail Manual کے تحت جو ملاقاتیں ہیں، وہی ہو سکتی ہیں اور اس سے ہٹ کے نہیں ہو سکتیں، بہت شکریہ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: بہت شکریہ۔ اب ہم Order No. 3 پر آتے ہیں۔

(مداخلت)

Mr. Presiding Officer: Order in the House, please. Order. No. 3.

(Interruption)

سینیٹر سید علی ظفر: ہمارے سینیٹر صاحب نے ایک بڑا اہم سوال کیا تھا۔ میں Minister of State سے یہ request کروں گا کہ اس کا جواب دیتے جائیں۔ جناب، انہیں ایوان سے

جانے سے روکیے اور انہیں بٹھائیے۔ ان سے جواب منگوایئے کیونکہ سوال بڑا simple تھا اور وہ اس طرح جواب دیے بغیر نہیں جا سکتے ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سینیٹر علی ظفر صاحب، آپ خود ایک advocate ہیں۔ سینیٹر صاحب نے سوال کیا، Minister of State نے جواب دیا۔

سینیٹر سید علی ظفر: جناب، انہوں نے بڑا simple سوال کیا لیکن جواب نہیں آیا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: گزارش یہ ہے کہ جو Government کا response آ گیا تو۔۔۔

(مداخلت)

سینیٹر سید علی ظفر: انہوں نے کب کہا کہ ملاقات کرانے کی کب اجازت ہے۔۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سینیٹر فیصل جاوید اور سینیٹر علی ظفر، دیکھیں جو regular business ہے، اسے پہلے لینے دیں۔ اس کے بعد آخر میں دوستوں کو جواب چاہیے۔ گزارش ہے جو جواب ان کے پاس تھا دے دیا۔ Order in the House please علی ظفر صاحب آپ regular business لینے دیں Order No. 3 please

(اس موقع پر اپوزیشن اپنی نشستوں پر کھڑے ہو کر احتجاج کرتی رہی)

گزارش یہ ہے کہ منسٹر صاحب نے جواب دے دیا ہے اگر جواب آپ کی مرضی کا نہیں آیا ہے تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ آپ احتجاج شروع کر دیں۔ آپ نے question کرنا تھا کر لیا Order No. 3 علی ظفر صاحب please اپنا Order لیجیے گا۔

سینیٹر سید علی ظفر: جناب جواب تو مانگ لیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جواب آپ کی مرضی کا نہیں ہو گا جو انہوں نے جواب دینا تھا انہوں نے دے دیا آپ کی مرضی کا گورنمنٹ جواب نہیں دے گی۔

سینیٹر سید علی ظفر: چیئرمین صاحب! سوال simple تھا۔ سوال یہ تھا کہ جو بانی چیئرمین ہے: ان سے ملاقات کی اجازت کب دیں گے۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سارے بولیں گے۔ ایک منٹ آپ بیٹھیں۔ علی ظفر صاحب سینئر ہیں کھڑے ہیں ان کی بات سنیں۔ مولانا صاحب آپ نماز پڑھ کے آ جائیں۔ تو جس کو جانا ہے لازمی جا کر پڑھ کر آ جائے۔ دیکھیں جی علی ظفر صاحب آپ Order No.03 پر نہیں بولنا چاہتے تو ہم آگے بڑھ جائیں۔

سینیٹر سید علی ظفر: میں request یہ کر رہا ہوں آپ سے، سوال یہ تھا کہ عمران خان صاحب سے ملاقات کب کرنے کی اجازت دے رہے ہیں اس کا جواب یہ تھا simple date دے دیں time دے دیں یہ ہم نے نہیں سنا کہ کیا تاریخ تھی یا کیا ماضی تھا یا کیا مستقبل ہے ہم نے ایک simple سوال پوچھا میرے سینیٹر صاحب نے اور اس کا بڑا simple جواب ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: ایک منٹ بیٹھیں آپ نے speech ایک دفعہ کر لی ہے آپ دیکھیں گزارش ہے علی ظفر صاحب گزارش سن لیں ایک honourable Senator sahib نے ایک بات کی اور honourable Minister sahib نے آپ کے سامنے وہ بات رکھ دی انہوں نے انہوں نے آپ کے سامنے۔۔ گزارش سن لیں۔ اب اگر آپ اپنی مرضی کا جواب لینا چاہیں گے۔ منسٹر صاحب کی مرضی ہے جو جواب وہ دیں انہوں نے آپ کو کہہ دیا کہ بھائی آپ کا مسئلہ sub-judice ہے court کچہری میں pending ہے remedy آپ seek کر رہے ہیں۔ گزارش یہ علی رضا صاحب انہوں نے اپنا جو گورنمنٹ کا view point تھا جو legal position تھی انہوں نے آپ کو بتا دی آگے House کا business چلانا ہے۔Order No.03 علی ظفر صاحب۔

سینیٹر سید علی ظفر: آپ بڑے senior وکیل ہیں ماشاءاللہ بڑی respect ہے۔ ایک سوال جو پوچھا جائے اگر وہ یہ پوچھا جائے کہ دن کیا ہے اور آپ بات کریں کہ میں نے کھانا کیا کھایا تھا۔ تو پھر سوال اور جواب ملتے نہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: علی ظفر صاحب جو منسٹر صاحب نے جواب دینا تھا انہوں نے جواب دے دیا business چلنے دیں اس کے بعد کر لیں Order No.03

سینیٹر سید علی ظفر: Order No.03 پر میں آتا ہوں لیکن اس کو روک دیا گیا تھا پہلے ان کو اجازت دی تھی چیئرمین صاحب نے کہ آپ سوال پوچھیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: انہوں نے، honourable Senator نے بول لیا اس کے بعد honourable Minister نے اس کا response دیا۔ اس سے وہ مطمئن نہیں ہے تو وہ گورنمنٹ کا جو view point تھا انہوں نے دیا اب گزارش میری یہ ہوگی آپ گزارش سنیں۔ فیصل صاحب! ایسا نہیں کریں House کو چلنے دیں اگر آپ House کو disturb کریں گے اس طریقے سے نہیں ہوگا۔ علی ظفر صاحب

Order No.03 please. Senator Syed Ali Zafar Chairman standing committee on Information and Broadcasting. May move Order No.03?

سینیٹر سید علی ظفر: Sir my request is کہ میں یہ item No.03 پر ابھی report نہیں پیش کرنا چاہوں گا جب تک جواب اس کا نہ آ جائے۔

Mr. Presiding Officer: Order No.04.

رانا تنویر حسین (وفاقی وزیر برائے قومی غذائی تحفظ اور تحقیق): اس پر میری گزارش یہ ہے کہ اس کو آپ defer کر دیں۔ میں نے madam شیری رحمان صاحبہ سے request کی ہے کہ اس کو آپ Tuesday کو دیکھ لیں۔

Mr. Presiding Officer: Defer. Order No.05. Rana Tanvir Hussain Minister for National Food Security and Research may move his Order No.05.

رانا تنویر حسین: یہ defer ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی، 10 منٹ کے لیے نماز کا وقفہ دیا جاتا ہے کیونکہ جن دوستوں نے نماز پڑھنی ہے، وہ نماز پڑھ لیں۔

(اس موقع پر ایوان کی کارروائی نماز مغرب کے وقفے کے لیے ملتوی کر دی گئی)

(مغرب کی نماز کے وقفے کے بعد 5 بج کر 25 منٹ پر جناب پریذائیڈنگ آفیسر سینیٹر شہادت اعوان کی صدارت میں اجلاس دوبارہ شروع ہوا)

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: آپ اپنی سیٹ پر تشریف رکھیں اور ایوان کو چلنے دیں۔ آپ نے پہلے ہی بات کر لی ہے، اب business کو چلنے دیں، آپ کو دوبارہ بھی وقت دیں گے۔ آپ تشریف رکھیں۔ جی شیری رحمان صاحبہ۔

Motion under Rule 263 moved for dispensation of Rules

Senator Sherry Rehman: I beg for leave to move under Rule 263 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012, that the requirement of Rules 25 and 120 of the said Rules be dispensed with in order to take into consideration at once the Private Members' Bill titled [The Domestic Violence (Prevention and Protection) Bill, 2025].

Mr. Presiding Officer: Is it opposed?

Senator Azam Nazeer Tarar (Minister for Law and Justice): No Sir.

Mr. Presiding Officer: I now put the motion to the House.

(The motion was carried)

(Interruption)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی محسن عزیز صاحب۔

سینیٹر محسن عزیز: آپ کی مہربانی ہو گی جناب۔ براہ مہربانی، مجھے بات کرنے دیں۔ ہم نے اس word Transgender پر پہلے بھی کئی مرتبہ بات کی ہے کہ یہ ایک غلط لفظ ہے۔ اس کو ٹھیک کرنا چاہیے۔ آپ لوگ اگر اس اسمبلی سے اسلام کو بھی نکالنا چاہتے ہیں تو نکال دیں لیکن یہ۔۔۔

Mr. Presiding Officer: Senator Sherry Rehman may move Order No. 9.

Consideration and passage of [The Domestic Violence (Prevention and Protection) Bill, 2025]

Senator Sherry Rehman: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم I move that the Bill to establish an effective system of protection, relief and rehabilitation of women, men, transgender, children and any vulnerable person against domestic violence [The Domestic Violence (Prevention and Protection) Bill, 2025] as passed by the National Assembly, be taken into consideration at once.

Mr. Presiding Officer: Is it opposed?

Senator Azam Nazeer Tarar: No.

Mr. Presiding Officer: I now put the motion to the House.

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: The motion is adopted. We may now take up second reading of the Bill i.e. Clause by Clause consideration of the Bill. There is no amendment in Clauses 2 to 25, so I will put these Clauses before the House as one question. The question is that Clauses 2 to 25 do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: Clauses 2 to 25 stand part of the Bill. We may now take up Clause 1, The Preamble and the Title, of the Bill. The question is that Clause 1, The Preamble and the Title, do form of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: Clause 1, The Preamble and the Title, stands part of the Bill. Order No. 10. Senator Sherry Rehman Sahiba may move Order No. 10.

Senator Sherry Rehman: I hereby move that the Bill to establish an effective system of protection, relief and rehabilitation of women, men, transgender, children and any vulnerable person against domestic violence [The Domestic Violence (Prevention and Protection) Bill, 2025] be passed.

Mr. Presiding Officer: I now put the motion to the House.

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: The motion is adopted and the Bill stands passed. Order No. 06.

(اس موقع پر جمعیت علمائے اسلام کے اراکین ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

Senator Sherry Rehman

سینیٹر شیری رحمان: .Thank you, Panel Chair اپنے فاضل دوستوں کو میں اس وقت یہ کہنا چاہتی ہوں کہ بغیر پڑھے Bill کو reject نہ کریں، نہ یہ غیر اسلامی ہے، نہ یہ آئین کے خلاف ہے بلکہ یہ ہر صوبے میں pass ہو چکا ہے سوائے خیبر پختونخوا کے اور لوگوں کے مساوی حقوق کے خلاف، قرآن و سنت میں ہو ہی نہیں سکتا، ہمارے آئین کے خلاف ہو ہی نہیں سکتا، آپ Bill پڑھ لیجیے۔ افسوس ہے کہ PTI کے دوست جو سارا وقت اپنے حقوق مانگتے ہیں اس کو oppose کر رہے ہیں، مجھے بڑا افسوس ہے کہ اس طرح کا Bill جو پندرہ سال سے Parliament میں move ہو رہا ہے اور میں فخر سے کہوں گی کہ Pakistan Peoples Party نے اسے پندرہ سال پہلے move کیا ہے، اب شرمیلا فاروقی صاحبہ نے بھی کیا ہے۔ یہ ہم سب کا اجتماعی فریضہ ہے کہ ہم اس Bill کو pass کریں۔

خواتین اور جن کے خلاف تشدد ہو رہا ہے اس کی روک تھام کے لیے ایک قانون ضروری ہے، پاکستان کے ہر صوبے میں یہ Bill موجود ہے، یہ قانون موجود ہے۔ جتنے بھی فاضل دوست ہیں Bill کو پڑھ لیں، قانون کو پڑھ لیں اور پھر اس کی مخالفت کریں، مخالفت برائے مخالفت تو بے کار چیز ہے، آپ یہاں Laws بنانے آتے ہیں، تو آپ Laws بنائیے۔ ہمارا یہ قانون قطعاً کسی آئین کے

متصادم نہیں ہے۔ آپ پوچھ رہے ہیں اس میں GBV کیوں ہے، بہت ساری چیزیں کیوں ہیں، یہ ہمارے ہر صوبے میں موجود ہے اور میں اس پر آگے بات نہیں کروں گی صرف Pakistan Peoples Party کو اور حکومت کو اور سارے allies کو میں مبارک باد دیتی ہوں کہ پندرہ سال کے بعد یہ Bill pass ہوا ہے، بہت بہت شکریہ۔

Mr. Presiding Officer: Mr. Ramesh Arora, Provincial Minister of the Punjab, is sitting in the gallery, we welcome him. Law Minister Sahib, please.

Senator Azam Nazeer Tarar

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: میں اپنے دوستوں سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ Bill صوبے already pass کر چکے ہیں، صوبوں میں یہ قوانین موجود ہیں، Islamabad Capital Territory کے لیے بن گئے ہیں، آپ کو تو اس پر we should feel proud اور آپ اسے سیاست کی نذر کر رہے تھے۔ بغیر پڑھے ہوئے آپ نے مخالفت کی ہے، سندھ، پنجاب، بلوچستان میں یہ قانون ساری جگہوں پر پہلے سے موجود ہے اور یہ عورتوں، بچوں اور جو تیسری صنف ہے ان کے حقوق کی پاسداری کرتا ہے اور اس میں کچھ نہیں ہے۔

Mr. Presiding Officer: Order in the House please. Order No. 06. There is a Calling Attention Notice at Order No. 06 in the name of Senator Jan Muhammad, please raise the Order. Senator Jan Muhammad Sahib.

سینیٹر جان محمد: جناب! آپ ان کو بیٹھا دیں، کیسے بات کریں۔

Mr. Presiding Officer: Order in the House please.

سینیٹر جان محمد: House کو in order کریں تو میں بات کروں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سینیٹر جان محمد صاحب، جی بات کریں۔

سینیٹر جان محمد: یہ ایک بڑا political issue ہے، اس پر بات کرنی ہے، اگر یہ اجازت دیں گے تو بات ہو گی۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جان محمد صاحب بولیں۔

Calling Attention Notice by Senator Jan Muhammad regarding the blocking of bank accounts of sitting and former Parliamentarians (MNA's, Senators and MPA's) by the commercial banks on the direction of the State Bank of Pakistan

سینیٹر جان محمد: موجودہ اور سابقہ اراکین اسمبلی جن میں MNA's, Senators and MPA's ہیں ان کے bank accounts کو بغیر اطلاع کے منجمد کر دیا گیا ہے، بند کر دیا گیا ہے۔ ہمارے commercial banks نے State Bank کی ہدایت پر Parliamentarians کے bank accounts کو جو ہزاروں کی تعداد میں ہیں۔۔۔

Mr. Presiding Officer: Order in the House please. Senator Jan Muhammad Sahib.

سینیٹر جان محمد: یہ تعجب کی بات ہے کہ جو politics کرتے ہیں، جو politically exposed person ہیں، حکومت کو اور اس کے اداروں کو یہ چاہیے تھا کہ وہ ان کو facilitate کرتے، لیکن عجیب بات ہے کہ political parties کے خلاف، political لوگوں کے خلاف جو سلسلہ شروع کیا گیا ہے اور ان کے با قاعدہ جتنے بھی accounts ہیں انہیں بغیر کسی وجہ کے بند کر دیا گیا ہے۔ حالانکہ سینیٹ کی قائمہ کمیٹی نے March 2022 میں ایک خصوصی اجلاس میں یہ report پیش کی اور State Bank کو یہ ہدایت کی گئی کہ وہ PEPs کی جو policy ہے اس کو ختم کریں اور Parliamentarians کے ساتھ یہ جو امتیازی سلوک ہے اسے بند کیا جائے۔ لیکن تعجب کی بات ہے کہ کسی کے کان پر جوں تک نہیں رینگی۔ Account holders کو بغیر اطلاع کیے ان کے accounts کو بند کیا گیا، ان کی رقوم منجمد کر دی گئیں، جس کے دستاویزی ثبوت پہلے سے موجود ہیں۔ لیکن ہم نے بار بار اس بات کی بینکوں میں جا کر وضاحت کی، کوئی ہماری وضاحت سننے کو تیار نہیں، میری سمجھ میں نہیں آرہا۔ حالانکہ یہ فیصلہ March 2022 میں تحریری طور پر ہو چکا ہے، لیکن کسی تحریری حکم کے بغیر Parliamentarian کے accounts کو اجتماعی طور پر block کرنا ایک غلط اقدام ہے۔ اسمبلی کو چاہیے، سپیکر صاحب، آپ اس میں Ruling دیں کہ State Bank of Pakistan کا جو circular تھا،

جو2019 کو جاری ہوا، اسے نظرانداز کیا گیا اورaccounts کو منجمد کر دیا گیا، اور2022 میں سینیٹ کی قائمہ کمیٹی کیreport کو بھی نظرانداز کیا گیا۔ تو وزیر صاحب جواب دیں کہ ایسا کیوں کیا گیا؟

Mr. Presiding Officer: Minister for Finance, Muhammad Aurangzeb Sahib.

Senator Muhammad Aurangzeb, Minister for Finance and Revenue

سینیٹر محمد اورنگزیب(وفاقی وزیر برائے خزانہ و اقتصادی امور): یہ Honourable Senator جان محمد صاحب نے جو بات کی ہے، اس میں انہوں نے بالکل صحیحreference دیا ہے--

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: Order in the House please۔ سینیٹر عون عباس صاحب آپ لوگ،,Order in the House pleaseوزیر صاحب کھڑے ہیں ان کو سنیں۔ جی وزیر صاحب۔

سینیٹر محمد اورنگزیب: 17 July, 2019کوcircularجاری ہوا، سارے Presidentsاور CEOs کو کہ

the standard operating procedures to facilitate and streamline account opening process for politically exposed persons.

جس میں ہم سب آتے ہیں جوparliamentarians ہیں۔

Mr. Presiding Officer: Order in the House please.

سینیٹر محمد اورنگزیب: اس پر بڑی تفصیل سے یہ بات کی گئی کہ اس کو کیسےfacilitate کیا جائے گا اورaccount opening کو آگے لے کر جائیں گے۔

(مداخلت)

سینیٹر محمد اورنگزیب: جناب والا! جوdue diligence کرنی ہوتی ہے، the skies under the AML/CFT regime,آپ نے بالکل مناسب بات کہی ہے۔ یہ July 17, 2019 کا circular ہے۔ میں بڑے واضح طور پر یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس dateline

نہیں specific instruction issue کے لیے کوئی regulated entities میں کچھ either any former or کی ہے کہ کسی کے accounts block کیے جائیں، sitting parliamentarians. اگر یہ ہوا ہے تو ہم نے جواب میں لکھا ہے کہ آپ اس کا ہمیں ضرور ذکر کریں کہ کن کن مواقع پر اور کن کن لوگوں کے accounts block کیے گئے ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: آپ بات سن لیں، جان محمد صاحب کا calling attention notice ہے، ان کا جواب سن لیں۔

سینیٹر محمد اورنگزیب: میں یہاں ذکر بھی کر دوں کہ State Bank نے ایک Asstt. Director Mr. Rashid Ullah Khan, Consumer Protection Department میں ہیں، انہیں focal person بنایا ہے۔ اگر کسی بھی parliamentarian کا account block ہوا ہے یا ان کا account open نہیں کیا جا رہا کیونکہ اس circular میں خاص طور پر ذکر کیا گیا ہے اور میں اُس وقت خود banking industry میں تھا کہ کتنے time period میں diligence کرنے کے بعد یہ account کھول دیا جائے۔ آپ تو account کھولنے کی بات نہیں کر رہے، آپ تو کہہ رہے کہ یہ block ہو گئے ہیں، ہمیں وہ references ضرور دیجیے کہ کہاں یہ accounts block ہوئے ہیں۔ اس کے علاوہ State Bank نے تو commercial banks کو direct کیا ہے کہ وہ to resolve matters faced by honourable parliamentarians اپنے focal persons بنائیں۔ معزز سینیٹر صاحب! یہ ایک مکمل list ہے جس کے مطابق ہر bank کا focal person ہے اور ایم پی اے، ایم این اے، سینیٹر حضرات اپنی complaints درج کروا سکتے ہیں۔ اس لیے ایک تو کوئی specific instructions نہیں دی گئیں، دوسری بات یہ ہے کہ State Bank نے اپنا focal person بنایا ہے، commercial banks کے اپنے focal persons ہیں لیکن اگر پھر بھی کسی bank سے کوئی کوتاہی ہوئی ہے تو آپ ہمیں وہ specific references ضرور بتائیں

and *In Sha Allah* I will take it up with the State Bank. Thank you.

Mr. Presiding Officer: Calling attention notice is disposed of. Order No. 7. Calling attention notice in the name of Senator Muhammad Talha Mahmood, please move Order No. 7.

سینیٹر محمد طلحہ محمود: بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ میں سینیٹر فلک ناز صاحبہ سے ایک بات کرنا چاہتا ہوں کہ میں چترال پر بات کر رہا ہوں، اس لیے براہ مہربانی مجھے بات کرنے دیں۔ اگر آپ مجھے چترال پر بات کرنے سے روکیں گی تو یہ اچھا نہیں ہے، آپ کی چترال سے commitment ہے، میرا calling attention notice ہے۔ آپ چترال کی development پر بات کریں۔

(مداخلت)

Mr. Presiding Officer: Order in the House.

سینیٹر محمد طلحہ محمود: آپ پاکستان کی ترقی کے لیے بات کریں۔ آپ مجھے چترال پر بات تو کرنے دیں۔ سینیٹر فلک ناز صاحبہ ! آپ مجھے بات ہی نہیں کرنے دے رہی ہیں۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سینیٹر طلحہ محمود صاحب ! وزیر صاحب موجود نہیں ہیں، اگر آپ کہتے ہیں تو اسے defer کر دیتے ہیں کیونکہ جواب کے لیے وزیر صاحب موجود نہیں ہیں، اسے کل کے لیے لگا دیتے ہیں۔

سینیٹر محمد طلحہ محمود: آپ میرا یہ calling attention notice کب لگائیں گے؟

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی ان شاء اللہ کل لگائیں گے۔

The House stands adjourned to meet again on Friday, the 28th November, 2025 at 10:30 a.m.

[The House was then adjourned to meet again on Friday, the 28th November, 2025 at 10:30 a.m.]